



کرائٹ مُجدد افغان

رحمۃ اللہ علیہ



مولانا محمد شرفی نقشبندی

ضیاء الدین آن پیغمبر شیخ
لاہور - کراچی پاکستان

حِرَامَات

بُوكِ الفَتَنَاتِ

حالات واقعات پیر بابا
مع حسن علیہ السلام

مولانا محمد شرف نشینی

ناشر

ضياء القرآن پبلی کیٹ فرنز، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	کرامات مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف	مولانا محمد شریف نقشبندی
تاریخ اشاعت	اکتوبر 2004ء
تعداد	84327
ناشر	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z177
قیمت	33/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلیکیشنز

داتا در بار روڈ، لاہور۔ فون: 7221953 فیکس: 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

14۔ انفال سٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411 فیکس: 021-2210212

e-mail: sales@zia-ul-quran.com

Visit our website: www.zia-ul-quran.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	آپ کا پیرا ہن ہر مرض کی دوا	۱۶
۲	دوبارہ محمد گورنری عطا فرمانا	۱۸
۳	بیماری کا اپنے سر لینا	۱۹
۴	حضرت مجدد الف ثانی کی صحبت کے اثرات	۲۰
۵	حال کا سلب ہو جانا	۲۱
۶	بارش کا بند ہو جانا	۲۱
۷	دیوار کے گرنے کی غائبانہ خبر دینا	۲۲
۸	دوا میں افیون کا ملانا اور حضرت مجدد کا غیبی خبر دینا	۲۳
۹	ہارجیت کی خبر دینا	۲۴
۱۰	وقت نزع سے مطلع کرنا	۲۵
۱۱	جادو کا علم سیکھنے سے منع فرمانا	۲۵
۱۲	تباهی کا پیش خیمه بننا	۲۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۳	رط کے کی خوشخبری دینا	۲۶
۱۴	دورانِ خوابِ قلب کا فاکر بنادینا	۲۸
۱۵	خواب میں انتقال کی خبر کی تصدیق	۲۹
۱۶	شراب سے چھپنکارا دلانا	۲۹
۱۷	میرزا فتح پوری کی نہایتی	۳۰
۱۸	حرمین شریفین کی حاضری میں سلامتی کی خبر	۳۱
۱۹	مُردوں کو نبیت عطا کرنا	۳۲
۲۰	ایک ساعت بیس سال سے بہتر	۳۳
۲۱	گناہِ بکیرہ سے بچانا	۳۴
۲۲	ایک مرید کی غیب سے امداد فرمانا	۳۵
۲۳	جن کا آپ کی آواز سن کر فرار ہو جانا	۳۶
۲۴	ارادوں کا علم ہونا	۳۷
۲۵	حضرت مجدد کی خدمت میں بچے کا نذرانہ	۳۸
۲۶	پوشیدہ حال کا ظاہر فرمانا	۳۹
۲۷	دیوار کا گر جانا	۴۰
۲۸	رُوئے نہیں پر نکاح کرنا	۴۱
۲۹	دل پر عورت کا نقش ہو جانا	۴۲
۳۰	مرضیہ کی جان بخشی	۴۳

صفہ	عنوان	مختصر
۳۲	بغض او بیار کا انجام	۲۱
۳۳	بادشاہ سے جہان بخشنی کروانا	۲۲
۳۴	غیب سے آگ کا زوال اور کوتوال کی تباہی	۲۳
۳۵	حضرت مجدد کا مشکل کشائی فرمانا	۲۴
۳۶	کرامت کی طلبی کا خیال پیدا ہونا	۲۵
۳۷	عظیم سے صحابہ کی تصدیق فرمانا	۲۶
۳۸	حضرت مجدد کا اپنے مرید کی امداد فرمانا	۲۷
۴۰	ثرات و برکات کا حصول	۲۸
۴۱	منقہ کے داؤں کا مناجات کرنا	۲۹
۴۲	طعنہ زن کا قتل ہونا	۳۰
۴۳	فاتح پڑھنا	۳۱
۴۴	ند کی نامقبریت اور نپے کی رحلت	۳۲
۴۵	روح مجدد کی طرف متوجہ ہو کر سعیانی حاصل کرنا	۳۳
۴۶	وابسے نجات دلانا	۳۴
۴۷	حج کی نامنظوری	۳۵
۴۸	قاولدہ سے بچنے کے ہونے سے آدمی کی امداد فرمانا	۳۶
۴۹	سکون قلبی کا حصول	۳۷
۵۰	قلعہ کا نگڑہ کی فتحیانی کا حصول	۳۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۹	بخار کی نجات کا حصول	۵۳
۵۰	اعضا کا لکڑے ہو کر دوبارہ سلامت ہو جانا	۹۰
۵۱	عمرہ کا بڑھ جانا	۹۲
۵۲	دور کعت میں اکیس پارہ قرآن پڑھنا	۹۲
۵۳	پانچ بیٹھنے سے صحیبیابی کا حصول	۹۳
۵۴	خواب میں بحث کی خوشخبری دینا	۹۳
۵۵	علامہ سیرک کے شبہات کا ازالہ	۹۵
۵۶	ظالم حاکم اور اٹھارہ سال قید کی سزا	۹۶
۵۷	شیخ کامل کا پہاڑ کی غار میں گزنا	۹۸
۵۸	تجھے غسل پر حضرت مجدد کا تعمیل فرمانا	۹۹
۵۹	بعد از وصال ملاقات ہونا	۱۰۰
۶۰	بعد از وفات مسجد میں نماز ادا کرنا	۱۱
۶۱	بوقت وصال آسمان کا گردی کرنا	۱۲
۶۲	قلعہ گوایار سے رہائی کی خوشخبری سنانا	۱۳
۶۳	وصال شریف کی خبر اشاروں میں دینا	۱۴
۶۴	مراقبہ میں تشریف لائے حالات سے آگاہ کرنا	۱۵
۶۵	رضی طاعون سے نجات پانا	۱۶
۶۶	سلام کی ابتداء کرنا	۱۷

منہج	عنوان	فرشمار
۵	دو جم ایک روپ	۷۶
۶	نسبت قادریہ کا عطا کرنا	۷۸
۷	حضرت غوث الاعظم قطب نارا میں	۷۹
۸	دلایت ابراہیمی کا حصول	۸۰
۹	پان کھانا اور احوال کا سلب ہو جانا	۸۱
۱۰	حالت کفر سے اسلام کی شرفیابی	۸۲
۱۱	حالات و اقدامات حضرت شیر ربانی ²	۸۳
۱۰۵	واقعات شیخ الاسلام صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری	۸۴
۱۱۱	سلام	۸۵

اُنْسَابُ

میں اپنی اس کتابت کو جو میری حقیر
 سعی کا دڑھ - بارگاہِ محمد الف ثانی میں نہ نداشت
 عقیدت ہے اُن کی تکمیل المفاسد اس عاجز کی
 خامہ فرمائی کا شرف حاصل ہو لے اس کی نسبت
 اپنے مرشد طریقت کا شفت سرا حقیقت سید حیدر وندہ
 حومہ مولائی و محبائی و مادائی حضرت شمس المشائی
 سید علام رسول شاہ خاکی
 صاحب و امیر برکاتہم العالم مسوب کتا
 ہوئے تاکہ میری آخوت کی فلاخ دہبود
 اور دینی دُنیا کی کامیابی د
 کامرانی کا سبب بنتے

میری تشریف

مشقیت

جہاں میں کیا ہی جلوہ ہے مُحبّتِ الْفَلَانی کا
 میرا دل مست و شیدا ہے مُحبّتِ الْفَلَانی کا
 کسی کی کچھ بھی حاجت ہو خدا سے کہہ کے دلوادیں
 یہ اک ادنیٰ سائیعہ ہے مُحبّتِ الْفَلَانی کا
 بھلا قتلیف کیا ہو اور بیاں ہوان کا رتبتہ کیا
 عَشْرِ فاروق دادا ہے مُحبّتِ الْفَلَانی کا
 مرض روحی یا جسمی ہوشخا ملتی ہے دونوں سے
 یہ ایسا آستانہ ہے مُحبّتِ الْفَلَانی کا
 زبان بس چاہتی ہے لب پاپا ہے ملے وہ پانی
 کہ جوز مرزم کھلاتا ہے مُحبّتِ الْفَلَانی کا
 غلام اب تو نصیبہ پاوری ہر ہے کہ دل میرا
 مناقب خواں ہے روز و شب مُحبّتِ الْفَلَانی کا



متنقہت

جمالِ حق بے یہ جلوہ مجدد الف ثانی کا
 سمجھتے راز ہے بالا مجد و الف ثانی کا
 زمیں ہی پر نہیں چڑھا مجد و الف ثانی کا
 فلک تک پر بھی ہے شر امجد و الف ثانی کا
 شمسیم کا شش بنداد و اجمیر و بنی آزاد
 معطر ہو گیا شجرہ مجدد الف ثانی کا
 نیسم اطف و رحمت کی بماریں کیوں ہو ہر سو
 ریاض خلد ہے روضہ مجدد الف ثانی کا
 وظیفہ یا مجد و کارڈا کرتا ہوں میں ہر دم
 ہے مجھ کو عشق کچھ ایسا مجد و الف ثانی کا
 سکون قلب طوفان حوصلت میں جو ہی مجھ کو
 کرم یہ اور ہے کس کا مجد و الف ثانی کا
 تصور میں ہرے پیش نظر ہر دم رہے یا رب
 کامیں عارض زیب امجد و الف ثانی کا
 تمنا ہے اٹھوں روز قیامت قبرے جس دم
 جدیب بینوا ہے فخر مجھ کو اپنی قسمت پر
 کہ ہوں میں داخل حلقة مجدد الف ثانی کا



حالاتِ زندگی

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہنہ دی قدس سرہ النورانی کا اصلی نام شیخ احمد محتا اور والد ماجدہ کا نام نامی اسم گرامی عبد الداحد ہے۔ سلسلہ نب اٹھائیں واسطوں سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ ولادت مبارک نصف شب ۳ اگسٹ ۱۷۹۴ء بمقدم سرہنہ شریف ہری جنۃ بجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی مشرعاً حنفی تھے۔ ایک دن آپ ایام رضاعت میں سخت بیمار ہو گئے زندگی کی توقع نہ رہی۔ آپ کے والد گرامی قدر حضرت عبد الداحد رحمۃ اللہ علیہ آپ کو حضرت شاہ کمال کی تعلیمی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے عظیم الشان بزرگوں میں شمار ہوتے تھے، کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان مبارک حضرت امام ربانی قدس سرہ النورانی کے منہ میں نے دی۔ آپ دیر تک حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک چھوستے رہے۔ حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بچہ بڑی عمر پائے گا اور اپنے زمانے کا عارف و عامل اور کامل ہو گا۔ جب میں مبارک تعلیم کے قابل ہوا تو آپ داخل مکتب ہوئے۔ اپنے والد ماجد سے علم حاصل کرنے کے بعد سیاکوٹ جا کر

مولانا کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے کتب معقول اور شیخ یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث کیا۔ سترہ سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر آپ درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ ایک دفعہ ابو الفضل سے کم صاحب اکبر بادشاہ سلطنت ملاقات ہوئی مگر اس کی بد اعتمادی کی وجہ سے دوبارہ ملاقات نہ کی۔ وہ اپنے آگر لپنے والد گرامی کی صحبت میں داخل ہوئے۔ سلسلہ چشتیہ کے فوائد بالفہری حاصل کیے۔ نہ میں جو کہ ارادہ سے دہلی پہنچے تو خواجہ باقی بالشہر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دو ماہ تک قیام کیا اور اس عرصہ دو ماہ میں نسبت نقشبندیہ بالتفصیل حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی کو حاصل ہو گئی۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی بیرے طریقے میں بالواسطہ پا بلاؤ اس طہ مرد ہو یا عورت داخل ہوں گے قیامت تک کے یہ سب کو میرے پیش نظر کیا گیا ہے۔ ان کا نام اور نسب۔ ولادت گاہ کا علم مجھے دیا گیا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی کے والد ماجد عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جو سلسلہ چشتیہ کے نامور بنڈگ نہیں، کے خلیفہ مجاز تھے۔ سلسلہ قادریہ کا فیض حضرت محبوب سُبْحانی قطب ربانی غوث صمدانی پیر سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النور انی بوسیله سلسلہ غوثیہ حاصل کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی جب حضرت باقی بالشہر رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں تکمیل حاصل کر چکے تو وہ اپنے سرہنہ تشریف لے آئے اور منہ رشد وہدایت پر جلوہ افراد ہوتے۔ اطراف و اکناف سے خلقی خدا حلقة ارادت میں داخل ہونے لگی۔ بڑے بڑے عمال و حکام آپ سے دست بیعت ہوتے۔ ان دنوں دین اکبری عرضہ پر تھا۔ اکبر شہنشاہ ہند کے گرد ملأ مبارک کے فرزند ابو الفضل اور فیضی کچھ پنڈت اور دیگر مذاہب کے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ ان میں وہ

ایکار پر مختلف مذاہب کے چند اصولوں کے مجموعہ کو دین الہی کا نام دیا گیا۔ اس دین میں داخل لوگ بیشائی پر قشہ لگاتے۔ زنار پہنتے۔ مسجد اور مندر کا مقام ایک جیسا رقرار دیا گیا باادشاہ کو خدا کا اوٹار کہا جانے لگتا اور اس کے لیے سجدہ تعظیم روا رکھا گیا۔ حضرت محمد و الف ثانی قدس سرہ النور انی نے رام اور حیم کے نظریہ کی مخالفت کی۔ باادشاہ کو جب علم ہوا تو مناظرہ کی دعوت دی۔ اسی صحیح لگاتے گئے۔ ایک طرف شہنشاہ اکبر کا پنڈال دربار اکبری تھا۔ دوسری طرف دربار محمدی تھا۔ اب کریم کی غیرت کو جوش آیا۔ زبردست بارش ہوئی۔ دربار اکبری کے خیمے اُکھڑ گئے۔ اکبر ایک خیمہ کی چوب میں زخمی ہوا۔ اس زخم کی وجہ سے اکبر کی موت داقع ہوئی۔

حضرت عبد الف ثانی قدس سرہ النور انی نے پہنے خلفاء کو مختلف اطراف ہندو بیرون ہند تبلیغ کے لیے بھیجا۔ خلیفہ محمد لقمان کو دکن بھیجا۔ شیخ بہریع الدین کو منصب خلافت دے کر سلطانی شکر کی ہدایت کے لیے بھیجا۔

حضرت محمد الف ثانی قدس سرہ النور انی کی شہرت اور حلقة مریدین کی توسیع سے جما گھیر اور اس کے درباری مولوی ہر اسماں ہو گئے۔ اور حضرت محمد الف ثانی قدس سرہ النور انی کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے اور باادشاہ کو اسایا کہ یہ شخص آپ کی سلطنت کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ سجدہ تعظیمی کو ناجائز کہتا ہے۔ باادشاہ نے آپ کو دربار میں آنے کی دعوت دی۔ جب آپ تشریف لائے تو باادشاہ نے سجدہ تعظیمی کا مطالبہ کیا۔ آپ کے انکار پر آپ کو قلعہ گوالیار میں قید کر دیا گیا۔ قید میں بھی آپ نے تبلیغ دین کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بہت سے غیر مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ اسلام قبول کیا۔

جب خانخانان خاں اعظم اور دیگر امراء نے حضرت امام ربانی محمد الف ثانی قدس سرہ النور انی پر شاہی ظلم و ستم کی داستانیں سنیں تو تمام نے مستند علم پر مہابت

نور زکاہ کو اپنا سربراہ تسلیم کر کے بادشاہ کی اطاعت سے انحراف اختیار کیا۔ ہمابت خان ٹیغار
کرتا ہوا اور یا نے ہاٹ تک آگیا۔ بادشاہ بھی اپنا شکرے کو مقابلہ پر نکلا۔ مگر مجہہ آصف الدولہ
وزیر اور ملکہ نور جہاں قبید ہوا۔ ہمابت خان کا خیال تھا کہ تینوں کو قتل کر دے۔ مگر عین اُس
وقت قید خانہ سے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا مکتوب گرامی
موصول ہوا کہ میں فتنہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ میں خود بخود تمہاری کوشش کے بغیر ہی رہا
ہو جاؤں گا۔ بہتر ہے کہ بناءوت سے باز آ جاؤ اور بادشاہ کی اطاعت قبول کرو۔ ہمابت خا
ں کی مکتوب پڑھتے ہی بادشاہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ سوائے سجدہ متعظیہ کے تمام آداب لفظت
بجا لایا۔ بادشاہ نے دوبارہ تخت نشین ہو کر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی رہائی
کے احکام جاری کر دیتے اور آپ کی خدمت عالیہ میں معافی کی درخواست بصیری معافی
نامہ کے جواب میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے درج ذیل شرائط تحریر کیں۔

۱۔ بادشاہ کو سجدہ کرنا بالکل بند کیا جائے۔

۲۔ گاؤں کشی کی اجازت عام ہو اور بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے گاتے ذبح کرے۔

۳۔ شہید شدہ مساجد سرکاری خرچ سے تعمیر کی جائیں۔

۴۔ ایک مسجد جامع دربار عام کے بالمقابل بنائی جائے۔

۵۔ خلافِ شرع قانون منسون کر کے شریعت محمدی کے احکام جاری کئے جائیں۔

۶۔ بدعت کے تمام کام مسدود کیے جائیں۔

۷۔ کفار سے مثل شریعت عزّا جزیہ لیا جائے۔

۸۔ قاضی محتسب وغیرہ شرعی قواعد کے مطابق مقرر ہوں۔

۹۔ ہندوستان کے تمام قیمتی رہائی کیے جائیں۔

بادشاہ نے آپ کی شرائط کو منظور کر لیا کیونکہ جہانگیر کی بیٹی کو خواب میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کی نیارت ہوئی تھی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ جنم تمہارے۔ آپ سے

ناراضیں میں کہ اس نے ہمارے ایک مقرب فریضی شیخ احمد سرہندی کو قید کر رکھا ہے۔ بادشاہ ہمایت خاں سے رہائی کے بعد کشیر چلا گیا تھا۔ وہاں جا کر ہمارا ہو گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انہی بھی قید گواہیا رہے۔ وہاں کے بعد سرہند شریف میں چند روز قیام کرنے کے بعد عازم کشیر ہوتے اور وہاں پہنچ کر جہانگیر سے ملاقات کی۔ بادشاہ نے آپ کی خدمت میں دعا، صحت کے لیے عرض کیا۔ آپ نے بارگاہِ انہی میں دعا کے لائقہ اٹھائے اور بادشاہ صحت یا بہبود ہو کر آپ کا مرید بن گیا۔ آپ کے پاس کئی ماہ رہا۔ سرہند شریف بھی حاضری دی۔ جب آپ شکرِ سلطانی سے الگ ہوتے تو آپ کی عمر ۶۲ سال کی تھی۔ آپ نے لوگوں پر ظاہر فرمایا کہ حضور نبی کریم رَوْفُ الرَّحِیْم علیہ الصلوٰۃ والتسیم دنیا میں ۳۶۳ سال جلوہ افراد ہوتے تو ہپر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام اس عمر سے زیادہ کس طرح رہ سکتا ہے۔ وفات کے ایک روز قبل اپنے اہل خانہ اور خدام سے فرمایا کہ آج کی رات ہماری آخری رات ہے۔ بالآخر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انہی نے ۳۶۳ سال کی عمر میں ۲۸ صفر ۱۴۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء کو وصال شریف فرمایا۔ آپ کا جنازہ آپ کے فرزند مثنی حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ آپ کو جس جگہ پر دفن کیا گیا اس جگہ کے متعلق آپنے پہلے ہی اشارہ فرمادیا تھا۔

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النور انہی کے سات بیٹے ہوتے۔

اول حضرت خواجہ محمد صادق جو عین عالم شباب میں دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف کوچ فرمائے۔ دوسرے خازن الرحمت شیخ محمد سعید، تیسرا عروۃ الوثقی شیخ محمد معصوم۔ چوتھے محمد اشرف جو حالت شیرخوارگی میں رحلت فرمائے۔ پانچویں شیخ محمد فرخ جو ۱۸ سال کی عمر میں وفات پائے۔ چھٹے شیخ محمد علیئی جو ۱۰ سال کی عمر میں انتقال فرمائے۔ ساتویں محمد سعید جن کی اولاد بھوپال میں ہے۔

خواجہ نور محمد نقشبندی تدقیق
کوٹ نکپست لاہور



خوارج

”بیکرو امانت میراں کو شفیع ہو گا جسے حوصلہ کرنا ہے اس کو شفایت سے
اک شیر تباہیت میں واٹھی بکھری۔“

یہ بیکرو امانت میراں کو شفیع ہو گا جسے حوصلہ کرنا ہے اس کو شفایت سے
اپنے ہو گا علماء اور صوفیوں کے درمیان حمد ہے تھا کہ اس پر سید وحدۃ الم Jugud
کے سماں کے میں فریقین کے اختلاف کو دور کر کے اسے ضریف نعمانی سماں ملکہ قرار دیا۔ اسپر نے
خوارج را یاد کے اشتمالی کام ہزار اساتذہ میں نے مجھے دو فریقین کے درمیان صلح بنایا۔



آپ کا پیر امین ہر مرض کی دوا

ایک درویش طبع شخص امین نامی جو کہ چوٹی کے علماء میں بھی شمار ہوتا تھا اور پہلے حضرت خواجہ دیوانہ سواتی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا۔ سخت علالت میں گرفتار تھا ایسی علامت کے جس پر نہ تو کسی دعا اور دوا اثر انداز ہوتی تھی۔ امین نامی نے ایک آدمی حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت عالیہ میں بھیجا اور نہایت انکساری کے ساتھ عریفیہ بھی بھیجا اور توجہ کے لیے گزارشات پڑیں کیس اور عرض کیا کہ حضور تبرخا کچھ کپڑا عنایت فرمایا جاتے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کو ان پر بہت رحم آیا اور عریفیہ کے جواب میں تحریر فرمایا کہ :

”بڑھلپے کی شدت کی وجہ سے اندیشہ نہ کریں۔ انشاء اللہ تندست ہو جاؤ گے
اس معاملے میں مجھے پورا پورا اطمینان ہے اور جو آپ نے کپڑا طلب کیا ہے
وہ آپ کو بھیجا جائے ہے اسے بدن پر پہنیں اور اس کے نتائج سے ہم یہ
وابستہ رکھیں انشاء اللہ برکات کا حامل ہو گا“

ایں نامی شخص نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا پیر اہن مبارک پہننا اور ان کا کئی سالہ پر ان امراض دُور ہو گیا ایسا کہ جیسے پہلے مرض لاحق ہوا ہی نہیں تھا۔ پھر ہمیز مرض اپنے کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر آپ کا مرید بن گیا اور باقی تمام عمر آپ کی ہی خدمت میں گزاری۔ اور آپ کے خاص مریدین میں شمار ہوا۔

دو بارہ عبده گورنری عطا فرمانا

ایک شخص عبید الرحمن خان غانمان اپنے وقت کا زواب تھا اور صوبہ دکن کا گورنر بھی تھا اور اس خیال میں تھا کہ دکن کے علاقے پر اپنا قبضہ ہو جائے۔ اسی سرچ میں کافی خرچہ گز ر گیا۔ بادشاہ کے قریب ہیٹھنے والوں نے بادشاہ کے کان سمجھے کہ عبید الرحمن نے دشمن سے پوشیدگی میں صلح کر لی ہے اور ظاہر میں جنگ کر رہا ہے۔ بادشاہ نے یہ بات سن کر عالم طیش میں آکر عبید الرحمن خان غانمان کو گورنری سے معزول کر دیا اور یہاں تک کہ اُس کے قتل کا بھی خدشہ تھا۔ عبید الرحمن حضرت میر محمد نعماں جو کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا خلیفہ تھا کی خدمت میں حاضر ہوا نلیفہ میر محمد نعماں نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت عالیہ میں اس معاملے میں بہت التجا اور نیازمندی کے ساتھ عریضہ لکھا جفتر مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے اس عریضے کے مطلع کے بعد قلمدان منگو کر اس عریضے کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

”آپ کے ارسال کردہ عریضے کے مطلع کے وقت عبید الرحمن خان غانمان بڑی قدرہ نژادت والے نظر آئے اس معاملے میں خاطر جمع رکھیں：“

حضرت میر نعیان رحمۃ اللہ علیہ فے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ
النور انی کا یہ مکتوب عبدالرحمٰن خاں فہمان کے پاس بخشی دیا۔ اس نے کہا حضرت مجدد
رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ۔ تھی یہ بات بعید نہیں ہے لیکن بنظاہر مشکل محاوم ہوتی ہے کہ یوں کہہ بادشاہ
بہت متغیر ہو چکا ہے اور حاصلہ لوگوں نے خوب زہر لگا ہے۔ لیکن حضرت مجدد الف
ثانی قدس سرہ النور انی کے مکتوب گرامی کے آئے کو ابھی دس بارہ دن بھی نہیں گزرے
تھے کہ بادشاہ کا قلب عبدالرحمٰن خاں فہمان کی طرفہ سے صاف ہو گیا اور اسے بھجو کیں
کی گورنری سے سفرزاد کیا گیا اور خلعت خاصہ سے بھی سفرزاد فرمایا۔

بیماری کا اپسے سفر لینا

ایک رئیسِ آدمی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی کا بہت
زیادہ تغیرت مبتلا ہوا بیان کرتا ہے کہ میں ایک فروری کام سے لاہور کے کمیر آباد
کے لیے روانہ ہوا۔ راستے میں سرمند میں آپسے کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھماں
وہاں بیماری میں بنسا ہو گیا اور نیال کیا کہ چہہ دلوں کے لیے ہزار میں وقعت گئی اور دل
آپ نے اس نتیجے سے فرمایا۔

” جہاں صحت یا بدبختی ہو گے اور فروری کام سمجھی درستی ہے ”

ذکر آدمی کا بیان ہے کہ مجھے فوری شفا ہو گئی اور میں سفر سے لیے چل پڑا۔ تین دن
کے تو سخت بحال رہی لیکن چوتھے دن بچہ بیمار ہو گیا۔ دل یہ نیال کرنے لگا کہ آپ
نے تو فرما یا اتنا کہ جہاں صحت یا بدبختی ہو سکے اور اب تو بچہ کا مارٹے آگھیرا ہے۔ لیکن
محب بات ہے۔ اسی اثناء میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی

روحانی طور پر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ:

”خاطر جمع رکھو یہی نے تمہاری بیماری اپنے سر لے لی ہے۔ اٹھواور

اپنے سفر کی تیاری کرو۔“

پھر مجھے اُسی وقت بیماری سے نجات مل گئی اور تمام ضعف دور ہو گیا اور اپنے سفر کی تیاری کر لی۔

حضرت مجدد الف ثانی کی صحبت کے اثرات

ایک درویش صفت آدمی جو کہ ابھی تک وہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اتنا آپ کی خدمت میں عمر نیضہ لکھا کہ جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی صحبت کی وجہ سے بڑے سے بڑے ادیاد سے افضل میں تو آخر اس کی کیا وجہ ہے شاید پہلی ہی صحبت میں اُن کو وہ سب کچھ دے دیا جاتا ہو گا جو تمام ادیاد کے مقامات سے زیادہ ہو گا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

”اس مسئلہ کا حل صحبت پر موقوف ہے۔“

وہ درویش طبع آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس پر پہلی ہی صحبت میں عجیب سی حالت طاری ہو گئی۔ آپ نے اُسی دن اُس کو خلوت میں طلب فرمائے فرمایا:

”آج ہی ہم نے تمہارا اور قلوٹ دیا ہے اور تمہارے حالات کو بدلتے دیا ہے اور یہ بات تمہاری سمجھ میں آئی ہے یا نہیں؟“

درویش نے یہ بات سنتے ہی آپ کے قدموں پر سرد کھتے ہوئے تمام اسرار دروز بیان کر دیئے اور آپ صحبت کی فضیلت کا اعتراف کرنے لگا۔

حال کا سلب ہو جانا

ایک باکمال درویش صفت آدمی حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ اس درویش باکمال کا قلب ایسا فاکر تھا کہ اس کے قریب بیٹھنے والا آدمی بھی ذکر کی آواز کو سخوبی سے لیتا تھا اور بالخصوص جب وہ سوچتا تھا تو دوسرے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی اور اُسے کئی درویشوں سے خلافت حاصل تھی اور آپ سے بھی وہ یہی موقع رکھتا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

”یہ شخص صاحبِ استعداد ہے لیکن ذکر کے غلبے اور مشائخ کی خلافت نے اسے متکبر بنادیا ہے اور اسی وجہ سے اس کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے اس کا حل یہ ہے کہ اس کی حال سلب کر دیا جائے۔“
چنانچہ دو روزہ گزرے تھے کہ اس کا حال سلب کر دیا گیا۔ وہ نہایت حیرانی کے عالم میں ڈوب گیا اور آنکھوں سے حضرت کے آثار نہودار ہونے لگے۔ آپ نے چند دن اس کے حال پر توجہ فرمائی تو اس کا غزوہ دن تکبر دوڑ ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے اس کو علیحدگی میں بلا کر سلب کیے ہوئے حال سے سرفراز فرمایا اور بہت زیادہ فیض سے نوازا۔

پارش کا بند ہو جانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی جب اجمیر شریف میں

تشریف فرماتے۔ موسم برسات میں رہنمائی المبارک کا امید آیا۔ بارش سخت سے ہوتی تھی اور دن رات میں فرصت نہ ملتی تھی۔ آپ مسجد میں تراویح میں قرآن مجید پڑھتے تھے بہرا کے تعفن اور گرمی کی نیبادتی سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو بہت تکلیف پہنچ دیتی تھی۔ ایک رات تراویح سے فراغت کے بعد جب آپ مسجد سے باہر آ رہے تھے تو آپ نے آسمان کی طرف سراٹھا کر کرہا کہ اگر ہمین ختم قرآن تک جو ہماری وائی سنت ہے۔ بارش راتوں میں نہ ہو اکرے اور ہم تراویح مسجد کے صحن میں ادا کریں تو کیا اچھا ہو اخدا کی شان کہ ایسا ہی ہو اکہ تائیسویں رات تک بارش نہ ہوئی۔ پھر ایک دم بارش شروع ہوئی۔

دیوار کے گرنے کی ثانی بارہ خبر دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی جب لاہور میں تشریف لائے تو ایک رات عشاء کی نماز کے بعد اس گھر کی ایک دیوار کے قریب جہاں پر آپ ٹھہرے ہوئے تھے، کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ آج رات کوئی شخص اس دیوار کے قریب سے ہرگز ناگزیرے اور نہ ہی سوتے۔ اس وقت بادل کا نام و نشان نہیں سمجھا اور نہ ہی بارش تھی۔ بعض لوگ آپ کی یہ بات سُن کر حیران ہوئے کیونکہ دوسری دیواریں اس سے زیادہ خراب حالت تھیں اور وہ دیوار سب سے زیادہ مضبوط تھی۔ وہ دیوار پہلی رات میں گر گئی۔ ایک کنیز اس وقت اس دیوار کے نزدیک تھی جس پر مٹی کے چند طویلے گرے۔ آپ نے غصتے سے فرمایا کہ میں نے کہ میں نے تو رات کو ہی کہ دیا تھا کہ اس دیوار کے قریب مت جانا۔

دوا میں افیون کا ملانا اور حضرت مجدد کا غلبی خبر دینا

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں اور میرے ایک دوست جو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النوری اور میرین میں سے تھے اس کے لیے اپنے گھر میں دادا تیار کی۔ اور اس میں افیون بھی ڈالی۔ صرف اس بات کا، ہمیں دو آدمیوں کو ہی علم تھا اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ ہم دونوں بوقت نماز فہر حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النوری اور خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور دل میں خیال کیا کہ واپسی پر وہ دادا کھائیں گے۔ آپ کا خیال تھا کہ فارغ ہونے کے بعد گھر میں تشریف لے جائیں۔ دروازے پر آپ کھڑے ہو گئے اور ہم دونوں کو قریب طلب فرمایا کہ بہشت اور حور و قصور کا ذکر کرنا شروع کر دیا، دنیوی لذتوں کی نفحی فرمائی اور آخرت کی لذتوں کی ترغیب ملائی اور پھر مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ:

”وہ دو اجو افیون سے تم لوگوں نے تیار کی ہے وہ مت کھانا：“

ہم لوگ سخت حیران ہوتے اور آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس دو اکو پانی میں ڈال کر باہر بہادیا۔

ہار جیت کی خبر دینا

ایک شخص جس کا نام میرزا مطفیٰ تھا جو سرہند کا فوجدار تھا اور قصبهِ جیت پور میں رہائش پذیر تھا۔ اس خیال میں تھا کہ پہاڑی سرکش مخلوق پر حملہ کرے۔ ایک درویش کی رجوع کیا اور بشارت کا طالب ہوا۔ اُس درویش نے اُسے فتح کی بشارت دی۔

اس کے بعد اس کے دل میں تردد پیدا ہوا اور اس نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں نامہ تحریر کیا اور اس بشارت کے متعلق بھی آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے جو اب تحریر فرمایا کہ:

”اس حملے میں فوج دار کو شکست ہوگی۔ بشارت دینے میں عجلت کی گئی۔ جب تک صبح کی سفیدی کی طرح کرنی بات صاف طور پر ظاہر نہ ہو جائے زبان پر نہیں لانا چاہئے۔“

تمیں چار دن نہ گزد نہ پائے تھے کہ اس فوج دار کی جنگ ان پہاڑ والوں سے چھپڑ گئی اور اس کو شکست ہوتی اور اس کا علم اور نشانہ بھی چھپیں لیا گیا۔ بھپروہ حیر زدہ ہو کر واپس لوٹے۔

وقت نزع سے مطلع کرنا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میری والدہ سخت بیمار تھیں۔ میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت عالیہ میں کچھ رقم حضرت شیخ بہا الدین نقشبند قدس سرہ کی نذر کے لیے پیش کی اور والدہ کے لیے شفا کی درخواست کی۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ یہ نذر اپنے پاس رکھو اور اس خوبی کے ساتھ اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ تشریف لائے لائے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”اے شخص ہوش کر اپنی والدہ کے پاس جاؤ کیونکہ اب اس پر وقت نزع طاری ہے۔“

میں اُسی وقت خواب سے بیدار ہوا اُسی وقت بیتابی کے عالم میں آپ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نمازِ تہجد پڑھ پکے ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور جو خواب دیکھا تقاوہ عرض کر دیا۔ آپ یہ سنتے ہی مراقبہ میں چلے گئے اور کچھ دیر اسی حالت میں رہے۔ بھر ارشاد فرمایا کہ:

”اے شخص جلد ہی جا ب تیری والدہ پر وقت نزع طاری ہے۔“

میں روتا ہوا والدہ کے سرانے آیا اور ان کی بخش و محی کی بخش ختم ہو چکی تھی اور کچھ دیر کے بعد دارِ فنا سے عالم بقا کی طرف رُوح پر واز کر گئی۔

جادو کا علم سیکھنے سے منع فرمانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے ایک مرید نے بیان کیا کہ جن دنوں میں آپ کو بادشاہ کے ہاتھوں اور دین کے دشمنوں کی وجہ سے تکلیف پہنچی تو ایک آدمی جو جادو کا عالم تھا مجھ سے کہنے لگا کہ میں ہندی میں چند اسم سے واقف ہوں وہ یہ کہ ظہر سے عصر کی نماز تک اگر وہ پڑھ لیے جائیں تو اُسی دن و شمن پر ہلاکت کا سامنا ہو جاتا ہے اور یہ بات میرے تجربہ میں آئی ہے۔ جادو گرنے والے اسی مجھے کاغذ پر لکھ کر مجھے دیئے کہ مکان کی چھت کی کٹڑی میں رکھ دو۔ میں نے جادو گر سے وہ اسم سیکھ کر وہ پرچہ مکان کی چھت میں رکھ دیا۔ میں نے اپنے دل میں طے پایا کہ اب منگل کو بھر پڑھوں گا۔ ناگاہ میں نے رات کو خواب میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کو دیکھا کہ گویا آپ اپنے دانتوں میں کلی کی انگلی دبا کر فرمادے ہے میں کہ مرید میرا ہو اور عمل جادو گر سے سیکھے اور اس پر عمل بھی

کرے۔ پڑی حیرانی کی بات ہے۔ خبردار ایسا قبیح عمل ذکر نا وہ سراسر جادو ہے۔ پھر میں نے وہ عمل ترک کر دیا۔ اس کے با بعد بادشاہ اس اینداز انی سے بہت شرمnde ہوا لور آپ کو گواہیار سے بلوایا اور آپ اپنے دلن تشریف لے آئے۔ میں حضرت محمد الف ثانی قدس سرہ النور انی کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہوا۔ ایک عالم آپ کی ملاقات کے لیے آ رہا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ اگر آپ میرے سامنے مجھے اس عمل سے منع فرمائیں گے بیغرا اس کے کہ میں اس کا اظہار کر دل تو میں اس عمل کو چھوڑ دوں گا ورنہ ایک بار تو شمن کے جگہ پر ضرور تیر مار دوں گا۔ آپ تمیں دن تک سرمnde میں رہے اور میں مسلسل تمیں دن تک آپ کی خدمت قدسیہ میں اس نیت سے گیا۔ تیسرے دن آپ مجمع خلائق سے رخصت ہو کر مکان میں تشریف لے جا رہے تھے کہ دروازے میں اندر بھرے ہو گئے اور فرمایا کہ فلاں شخص کو بلاو۔ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ہندی اسم مت پڑھنا کہ وہ سراسر جادو ہے وہ نہایت شرمnde ہوا اور اس عمل قبیح سے منکر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ”ایسی باتیں کیوں کرتے ہو تم نے تو وہ اسم فلاں جادو گر سے سیکھا ہے۔ اور وہ کاغذ جس پر جادو گرنے وہ اسم لکھ کر میٹے تھے وہ تم نے اپنے گھر کی چھت کی فلاں لکٹھی میں رکھ دیتے ہیں۔ وہ عمل اپنی تاثیر میں ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے بتایا تھا لیکن خبردار کبھی ایسا نہ کرنا جادو سراسر حرام ہے۔ جاؤ اور اس کاغذ کے پرذے کو چھت سے نکال کر ٹھکرے ٹھکرے کر ڈالو۔“

میں نے یہ تمام ارشاد سن کر سرسیم خم کیا۔ پھر آپ نے فرمایا:

”مجد سے عمد کر دکہ اس کا نذ کے مکروہ کے جا کر مکمل سے مکمل تک رسائے کر دد۔
اور پھر کبھی بھی ایسے قیصہ عمل کے قریب تک بھی نہ جاؤ گے۔“

پھر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی نے اپنا دستہ راست میر سے باخہ
پڑھرا۔ باخہ پھر نے کی دریتی کہ مجہد پر ایسی بیست طاری ہوئی کہ میں عالم حیرت یہیں
گم ہو گیا۔ پھر میں نے فوراً گھر آ کر اس کا نذ کے پر زد کو جھپٹ سے نکال کر مکمل تک رسائے
کر دیا۔

تبہہ کا پلش خیمه نہیں

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی کے صریح بین میں سے ایک آدمی جو
کافی دولت مند تھا اور وہ امیر دولت مند آپ کے قریب تک امدنا کی کیا ہو یہیں میں
رہتا تھا۔ ایک روز آپ نے اُسے آنکھاں فرمایا کہ اس جو یہی سے مکمل جدائی درد نہ چم ایک
ہست ڈی مصیبت میں بمتلا ہو جاؤ گے۔ اتفاقاً تو وہ عوامی دولت مند و بادی سے مکمل نہ سکا
اور سخت حادث کا شکار ہی گیا۔

لڑکے کی خوشخبری دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی کا ایک مردی تجارت کا کام
کرتا تھا۔ تاجر نے آپ کی خدمت قدسیہ میں عرض کیا کہ حضور میں بوڑھا ہو جکھا ہوں
یکسون کوئی فرزند پیدا نہیں ہوا جو دنیا میں میری یادگار ہوتا۔ آپ اس معاملے میں توجہ
فریمائیں۔ آپ نے تھوڑی دیر مراقبہ کیا اور سچھر فرمایا:

”تجھے اس بیوی سے جواب تیرے گھر میں موجود ہے اس سے لوح محفوظ میں کوئی لڑکا لکھا ہوا نہیں ہے اگر دوسری شادی کرو گے تو اس بیوی سے ایک لڑکا پیدا ہو گا۔“

اتفاقاً اس کی پہلی بیوی کا انتقال ہو گیا اور اس نے دوسری شادی کی جس نے استد کر میہے ایک لڑکا اور ایک لڑکی عطا فرمائی۔

دورانِ خواب قلب کا ذاکر بنادیتا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہنہ دی قدس سرہ النورانی کا ایک عزیز بیان کرتا ہے کہ میرے دل میں ایک ترپ موجز نہ ہتی تھی کہ میں آپ سے طریقہ ذکر حاصل کروں۔ کسی وجہ سے اس سعادت کے حاصل کرنے میں دیرہ ہی دیرہ ہوتی گئی۔ ایک رات میں نے مصمم ارادہ کیا کہ کل آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کروں گا کہ مجھے مریدی سے سرفراز فرمائیں اور طریقہ ذکر سے مستغفی فرمایا جائے۔ اسی رات خواب میں یہ دیکھا کہ ایک گھر اسند ہے اور میں اس کے اس کنارے پر کھڑا ہوں اور حضرت مجدد الف قدس سرہ النورانی دوسرے کنارے پر تشریف فرمائیں۔ اور میں بھی اس کو شوش ہوں کہ دوسرے کنارے پر پہنچ جاؤں۔ اتفاقاً آپ کی نکاح و المفات مجھے کس پر ٹپتی تو آپ نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا،

”اے شخص جلدی آجا، بہت جلدی آجا تو نے تو بہت دیر کر دیں：“

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا یہ فرمانا ہی کہ میرا قلب ذاکر ہو گیا صبح خواب سے بیدار ہو کر آپ کی خدمت عالیہ میں یہ واقعہ پیش کیا تو اپنے فرمایا یہی ہمارا طریقہ ہے اسے جاری رکھو۔

خواب میں انتقال کی خبر کی تصدیق

ایک شخص نے بیان کیا کہ جب حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی قلعہ گواہیار میں محبوس تھے تو سرہنہ شریف میں آپ کے انتقال کی خبر مشور ہو گئی۔ میں اس خبر کو سن کر بہت زیادہ پریشان ہوا۔ فاتحہ خوانی کی تو اُسی رات جس رات کہ میں آہ وزاری کر رہا تھا۔ دیکھا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی چند درویشوں کے ساتھ چھرے میں تشریف فرمائیں اور میری طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

”اے شخص میرے انتقال کی جو خبر مشورہ ہو چکی ہے سراسر جھوٹ ہے۔“
میں جب سوکر اٹھا اور ہر طرف سے اس خبر کی تصدیق کی تو ہر جگہ سے یہی خبر ملی کہ آپ ہر طرح سے خیر و عافیت سے ہیں۔ اور اس خبر کے بعد آپ کئی سال تک زندہ وسلامت رہے۔

شراب سے چھٹکارہ دلانا

حضرت مولانا محمد امین نامی ایک آدمی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہنہ دی قدس سرہ النور انی کا بہت زیادہ عقیدت مند تھا آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا کہ حضور نواب شیر خواجه جو والدکی طرف سے تید بے لیکن والدہ محترمہ کی طرف سے خواجه نزادہ ہے اور اس کے آبا اور اجداد باہر سے مقام ارفع حاصل کر کے آئے میں آپ آگر توجہ فرمائیں تو اس کو شراب نوشی سے نجات مل جائے آپ اس کی اصلاح

فرما کر مومن بنادیں۔ اگر اس کی اصلاح ہو جائے تو ایک بہت بڑی جماعت اصلاح پا جائے گی چونکہ اس کے حقوق میرے ذمے میں اس لیے آپ کی خدمت میں نہ رہن پر دار ہوں۔ یہ بات سن کر آپ عالم حکومت میں ٹوب کئے یعنی جب رسولانے سے باز پادر اصرار کیا تو سپھر ایک دن آپ نے توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا:

”مولانا میں شیر خواجہ کے حال کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ وہ فتن و فجور کی گذشتہ و گھشاویں میں پہنسا ہوا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ مسکنے اس دل سے نجات مل جائے مگر میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اشاد اللہ اسے اس فعل سے نجات مل جائے گی اور ردا و راست کی طرف پہنچنے لاوں گا۔“

بانا خضر عز و سردار کے بعد شیر خواجہ نے تمام فتن و فجور سے قبر کی اور عبادت الہی میں مشغول ہو گیا۔ اور آپ کا یہ فرمان کہ آخر اسے اس دل سے نجات مل جائے گی قبول نہ یاد ہوا۔

میرزا شیخ پورہ مسی کی بیانی

شہنشاہ الہر کے انتقال کے وقت اور ہماری تحریک کی تخت نشینی کے موقع پر میرزا شاہ ریخ کے بیٹے میرزا شیخ اپورہ میں نے بغاوت کا نشان ظاہر کیا۔ اتفاقاً خواجہ سکلار نے محمد اشٹا خان کو اس علم بغاوت کے متعلق لکھا۔ محمد اشٹا خان نے میرزا شیخ اپورہ میں پر حملہ کر دیا اور اسے گرفتار کر لیا اور باوشاہ کے پاس لے آیا۔ باوشاہ نے اسے قید ہیں ڈالوادیا اور بہت سرحد دہ قید میں رہا۔ اور جب کبھی کوئی شخص باوشاہ

کے سامنے اس کی رہائی کا ذکر کرتا تو بادشاہ صہانت طلب کرتا۔ اس کی سرگش کی وجہ سے کوئی صہانت نہ دیتا اور اس کا معاملہ طویل ہو گیا، یہاں تک کہ آپ سر و سیاست کے دوران آگرہ پہنچے اور کٹھڑہ منظفر خاں میں قیام فرمایا۔ میرزا فتح پوری کو جب آپ کی تشریف آدمی کی خبر ملی تو اس نے اپنا ایک دکیل ڈبی یہاں مندی کے ساتھ آپ کی خدمت میں بیجھا اور اپنی رہائی کے لیے عرض کرایا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ انورانی نے فرمایا:

”جاو۔ میرزا فتح کو رہائی حاصل ہوگی۔“

اس پھر عرض کی کہ حضور کب رہائی حاصل ہوگی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”کھل رہائی حاصل ہوگی۔“

جب دوسرا دن ہو تو بادشاہ نے اُسے باو کیا اور اپنے پاس بلوایا اور

ڈبی عزت سے رہا کر دیا اور کہا کہ:

”میں ہی تھماری صہانت دیتا ہوں۔“

حضرت مسیح لطفی میں کی حاضری میں سلامتی کی تجویز

یک روز حرمین شریفین کی زیارت کے لیے خواجہ حسام الدین احمد دہلوی نے صستم ارادہ کیا تو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ انورانی کی خدمت میں رکھ دیکھا کہ حضور میرزا رادہ کے میں کچھ ساتھیوں کے ساتھ یہ سفر بیکار کر اختمیا کر دیں اور دیپر جو قیام کروں اور دیہیں دفن ہو جاؤں۔ اسی معاملے میں آپ توجہ فراہم کر ارشاد فرمائیں کہ یہ سفر اس طرح سلامت رہے کا ہا نہیں اور اس میں رضالئے الہی کیا ہے۔ حضرت مجدد

الف ثانی قدس سرہ النورانی نے اس کے جواب میں لکھا کہ،
 ”ساتھیوں عزیزوں کے ساتھ سلامت نظر نہیں آتا بلکہ ممانعت سی
 نظر آتی ہے۔ ہاں اگر آپ تنہ اسفر کریں تو بہت اچھا ہو گا۔ اور سلامتی
 سے پہنچ جاؤ گے۔“

خواجہ حسام الدین احمد کا شوق پر کمال تھا اس لیے انہوں نے بہت کوشش کی
 کہ سلامتی کے ساتھ
 کہ اہل و عیال کے ساتھ سفر جہاز اختیار کیا جائے بلکہ بادشاہ وقت سے بھی درخواست
 کی گئی مگر اجازت نہ مل سکی۔

مردوں کو نسبت عطا کرنا

ایک شخص مرتضی نامی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے
 خاص مریدین میں سے تھا، نے بیان کیا کہ میرے والد ماجد نے بوقت رحلت صیت
 فرمائی تھی کہ میری نعش کو میرے آقا حضرت مجدد قدس سرہ النورانی کی خدمت میں
 لے جانا اور عرض کرنا کہ مجھے لپنے سلے میں داخل فرمائیں۔ حضرت مجدد قدس سرہ
 النورانی کا یہ طریقہ بھی تھا کہ مردوں کو بھی اپنی نسبت عطا فرمادیا کرتے تھے میں
 نے والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ کی صیت پر عمل کیا۔ والد ماجد کا جنازہ آپ
 کی خدمت میں نمازِ جنازہ کے لیے لایا اور والد ماجد کی صیت کردہ گزارش بھی کر دی۔
 حضرت مجدد قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ،
 ”یہ بات کل حلقة ذکر میں معلوم کرنا۔“

ایک ساعت میں سال سے بہتر

مولانا محمد عینیف کابلی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہنہ می
قدس سرہ النورانی کے خاص مریدین میں سے تھا۔ بیان کرتا ہے کہ مجھے ایک کامل
درویش صفت آدمی نے بتایا کہ میں عربین شریفین کے لیے عازم سفر ہو جب
سرہنہ شریف پہنچا تو آپ کے آستانہ عالیہ کی حاضری کا بھی شرف حاصل ہوا۔
تو اس وقت آپ نماز عشاء سے فارغ ہو چکے تھے اور خلوت نشینی اختیار کرنا
چاہتے تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور سامنے دست بستہ
کھڑا ہو گیا۔ آپ نے خادم سے فرمایا:

”اے درویش! وقت اچھا ہے۔ یہی روٹی تھارے لیے مرشد کی
حیثیت سے تھاری زہیت کے لیے کافی ہے۔“

اس کے بعد میں آپ سے رخصت ہوا اور ہر گھنٹی میری کینیت بدلتی گئی اور سر لحظہ
میرے حالات میں تبدیل ہوئی لئی۔ اور جو بھو میں نے ایک ساعت میں حاصل کیا
میں سال کی ریاضت میں جو میں نے کی تھی اس کی بوہی نہ پائی تھی اور اس کا زنگ
بھی نہ دیکھا تھا۔

گناہ کسی رہ سے بچانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہنہ می قدس سرہ النورانی کے
ایک مرید کا بیان ہے کہ میرا تعلق ایک فاحش سے ہو گیا۔ میں نے بے اختیار

ہو کر ایک دن اسے اپنے خلوت فانے میں بلکہ بزم فخش آراءستہ کی اور اس کے قریب ہونا چاہتا تھا کہ اچانک حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور ان ظاہر ہوئے اور آپ نے میرے منہ پر طماںچہ لگایا اور میری نظر سے غائب ہو گئے۔ طماںچہ لکھتے ہی میرے بدن میں رخشہ پیدا ہو گیا اور بڑائی والی تمام قوت سلب کر لی اور جو کام میں کرنا چاہتا اس سے سخت نادم ہو کر اپنے ارادہ گناہ سے توبہ کر لی۔

ایک مرید کی غیب سے مدد فرمانا

حضرت مولینا مرتضی نامی ایک شخص نے بیان کیا کہ میں ایک بار شکر میں گیا اور میں نے معاش کے لیے کوشش شروع کی۔ اس زمانے میں یہ کام بہت مشکل سے ہوتا تھا اور بہت سے خدمت گزار بہت عرصہ تک شکر میں رہتے تھے اور ان کا کام کسی طرح بھی نہ بنتا تھا۔ میں اس کام میں بہت مایوس ہوا۔ مایوسی کی حالت میں ایک رات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمة اللہ علیہ کی طرف توجہ کی اور باطن میں آپ سے مدد پا ہی۔ سچھر اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف فرمائیں اور میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ آپ نے وہ کاغذ میرے ہاتھ سے لیا اور اس پر اپنے قلم سے کچھ لکھ دیا اور مجھے دے دیا۔ صبح کو میں نے اپل دفتر کی طرف اپنے کام کے لیے رجوع کیا تو اسی روز میری درخواست منظور ہو گئی۔ سب خدام حیران و پریشان تھے کہ اس کا کام اتنی جامدی کس طرح بر گیا۔ جب کہ تمہری سالوں سے شکر میں کام کر رہے ہیں اور اس کام کے اُبیدوار بھی ہیں۔ ہمیں تو کامیابی نہ ہو سکی۔ یہ واقعہ سن کر سب کے سب آپ کے معتقد ہو گئے۔

جن کا آپ کی آواز سن کر فرار ہو جانا

حضرت نور محمد تھا ہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی
قدس سرہ النورانی کے مرید اور خلیفہ خاص ہیں جنہیں آمُد دفعہ حضور پیر نور شافع
یوم النشود صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، نے بیان کیا کہ ایک مکان
میں ایک جن رہا کرتا تھا جو میرے بھائی کا دمکن تھا بہت تکلیف دیتا تھا حتیٰ کہ
اسی خبیث کی تکالیف میں وفات ہوئی۔ میری رہائش بھی اسی گھر میں تھی۔
میرے بھائی کے انتقال کے بعد میرے رہائشی مکان پر ہمیت ناک اشکال
نظر آنے لگیں اور میرا دماغ ہمیشہ پھولوں کی خوشبو سے محظوظ تھا۔ بالآخر
میرے ساتھ بھی بھائی جیسی حالت کا سامنا ہونے لگا۔ جب میرے اعزہ واقبا
نے یہ بات سُنی تو وہ میری زندگی سے مایوس ہو گئے۔ ایک رات میں اپنی بیوی
کے ساتھ تھا اور ابھی نیند کا غلبہ نہیں ہوا اتفا کردہ جن بیکا کیک ہم دونوں کی
نظر پڑھا اور ہم پس اکر میٹھی گیا اور اس قدر اس نے زور لگایا کہ ہمارے ہاتھ
بھی جبکش نہ کر سکتے تھے اور نہ ہی ہم پاؤں سے لحاف تک اٹھا سکتے تھے۔ جب
حالت اس طرح اضطراب و اضطرار کی ہوئی تو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی
قدس سرہ النورانی ظاہر ہوئے اور آواز دی کہ:

اے نور محمد کچھ خوف نہ کر دیکھو یہ جن ابھی بھاگ جائے گا!

جن نے میرے آقا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی آواز سننے ہی
ہمیں چھوڑ دیا اور جب میں اٹھا تو اسے انگرے عاشب پایا۔ اس کے بعد بزرے

گھروں میں سے کسی کو بھی جن کا خوف لاحق نہیں ہوا اور تمام جنات وہاں سے کوچ کر گئے اور اپنا سامان اٹھا کر لے جا رہے تھے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ حضرت مجدد قدس سرہ نے ہمیں یہاں سے نکال دیا ہے اور اب ہم سوڈھی وال جا رہے ہیں اور پھر کبھی بھی ادھر کا رُخ نہیں کریں گے۔

ارادوں کا علم ہونا

ایک درویش آدمی جس کا نام میر شرف الدین حسین تھا، بیان کرتا ہے کہ ایک دن میرے دل میں خیال گزرا کہ چند ففیں قسم کے کپڑے جو میرے گھر میں موجود تھے اور کچھ مصالحہ جات جو کھانوں وغیرہ میں ڈالے جاتے ہیں آپ کی خد میں بھیجوں۔ میں نے ان چیزوں کو نکال کر اکٹھا کیا اور اپنے رضاعی بھائی اللہ یار نامی کے ساتھ روانہ کیا۔ اتفاق سے ایک عورت جو میری عزیزہ تھی اور میرے گھر میں نہماں تھی۔ کہنے لگی کہ اس قسم کے کپڑے درویش لوگ کیا کریں گے وہ خود تو انہیں پہنیں گے نہیں۔ میں نے کہا بالفرض اگر آپ نہ پہنیں گے تو آپ کے اہل خانہ تو پہنیں گے۔ جب اللہ یار نامی شخص نے وہ کپڑے اور مصالحے آپ کی خدمتِ عالیہ میں پیش کیے تو آپ نے ایک نظر دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ مصالحہ جات لے جائیں اور کپڑوں کے بارے میں فرمایا کہ میر شرف الدین حسین سے کہو کہ یہ کپڑے واقعی نفاست میں کیتا ہیں مگر درویشوں کے کس کام اور بعض عورتوں جو تمہارے گھروں میں ہیں انھیں رے دو کیونکہ وہ عورتیں اس قابل ہیں کہ پہن سکیں۔ اس طرح کپڑے وغیرہ آپ نے واپس کر دیئے۔ یہ منظہ دیکھ کر وہ عورت تائب ہو گئی۔

حضرت مجدد کی خدمت میں پچھے کا نذرانہ

میر شرف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ایک بیک او متنقی شخص تھے بیان کرتے ہیں کہ میر ابیٹھا جس کا نام شمس الدین احمد تھا۔ ابھی اس کی عمر دو سال کے قریب تھی کہ دہلی کے ارد گرد کا علاقہ بڑی سخت بیماری میں بنتا ہو گیا۔ شمس الدین احمد بھی اسی بیماری میں سخت بیمار ہو گیا۔ دو تین دن اس نے درود پینا چھوڑ دیا یہاں کہ ہوش قائم نہ رہ سکے۔ جان کئی کے آثار خاہر ہونے لگے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے پاؤں سے جان نکل کر کمر تک آگئی اور سینے تک پہنچ گئی۔ جو لوگ وہاں بیٹھے تھے رو نے لگے۔ لیکن میں بارگاہِ خداوندی میں متوجہ ہوا اور نذر مافی کہ یہ بچہ جب پانچ سال کا ہو گا تو اس کی دایہ کے ساتھ اُسے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور رانی کی خدمت میں بھیج دوں گا تاکہ یہاں ہو کر آپ کی غلامی میں عمر بسر کرے اور اپنی تمام عمر طاعت الہی میں گزارے اس نذر ماننے کے بعد فوراً ایسا محسوس ہوا کہ اس کے بدن میں بھر جان آ گئی۔ وہ حرکت کرنے لگا۔ آنکھیں کاموکرہ درود طلب کیا اور صحتیاب ہو گا ایسا جیسا کہ بیمار تھا ہی نہیں۔

شمس الدین احمد پکادینہ اور درویش تھا گھروالوں نے کوشش کی کہ بچہ درویش نہ بنے بلکہ دنیادار بنے جن لوگوں نے ایسا خیال کیا انکھیں سخت مالی و جانی نقسان پہنچا۔ بالآخر بچہ تمام عمر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا غلام رہا۔

پوشید و حال کا خلاہ فرمانا

حضرت مولانا محمد ضعیف کابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو نہایت نیک اور پارسا اور اہل علم آدمی تھے اور حضرت خواجہ محمد موصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ ہیں اور کابل کے علاقہ میں رشد و ہدایت کا کافی کام کیا، نے بیان کیا کہ حضرت شیخ محمد سعدیق نامی شخص جو کولاب کے رہنے والے تھے اور اب کابل میں سکونت اختیار کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں تحریر تغیریط کی وضع میں برہان پور کی طرف روانہ ہوا۔ راتے میں جب سرہند پہنچا تو میں نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ المنورانی کے اوسع و مناقب جو پہلے نے تھے ان سے بھی زیادہ ہے۔ لگوں نے بتایا کہ اگر تمام دنیا میں گھوم کر دیکھو گے تو جو کچھ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ المنورانی سے حاصل ہو سکتا ہے اس کا ذرہ برابر حصہ بھی کہیں سے نہیں ہو سکتا۔ یہ بات مُن کر میں بہت خوش ہوا اور جائز قف آپ کے آستانہ عالیہ کی طرف متوجہ ہوا۔ جب میں آپ کے آستانہ عالیہ میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ ظہر کی نماز ادا فرمائے اسحاب کے ساتھ مراقبے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں بھی ایک گوشے میں بیٹھ گیا۔ فارغ ہونے تو میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور آپ کے قدموں میں گرد پڑا۔ آپ نے میرا باطنی حل کے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا:

”اے درویش! جو کچھ تمہارے دل میں ہے مجھ سے بیان کرو اور انکار کا راستہ مت اختیار کرو۔“

میں نے اپنا حال بیان کرنے سے انکار کیا اور عرض کیا حضور والا میرے تو کوئی احوال نہیں۔ پھر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے میرے حالات ابتداء سے آخر تک بیان فرمادیتے۔ آپ کا فرمان اُس کر میں بہت پریشان ہوا۔ پھر آپ نے خلوت نشینی اختیار کرتے ہونے مجبو سے فرمایا کہ کل نماز اشراق کے بعد آتا۔ دوسرے دن وقت مقررہ پر حاضر ہوا۔ اتفاق یہ ہوا کہ آپ نماز اشراق اور کر کے خلوت میں تشریف لے سکتے تھے۔ تھوڑی دیر کھڑا رہا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک صوفی مشاہدی مسجد میں بیٹھا ہوا ہے۔ اُس سے میں نے کہا کہ حضرت مجدد قدس سرہ جب تشریف لائیں تو ان سے کہہ دینا کہ ایک درویش آپ سے ملنے کے لیے آیا ہے۔ چونکہ آپ باہر تشریف نہ رکھتے تھے، اس لیے اس نے دعا کی درخواست کی اور برہان پور کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس صوفی نے کہا کہ آپ نے مجھے آپ کے لیے یہاں بٹھا رکھا ہے اور یہ سبھی ارشاد فرمایا ہے کہ اگر محمد صدیق نامی درویش آئے تو مجھے خبر کر دینا۔ حالانکہ میں نے اپنا نام حضرت مجدد قدس سرہ کو نہیں بتایا تھا۔ وہ صوفی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری درخواستِ دعا پہنچائی۔ آپ نے مجھے اندر بلوایا اور خود آٹھے وضو کیا اور نمازِ صحیۃ الرضوی ادا کرنے۔ پھر مرافقہ میں چلے گئے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ یہاں آؤ۔ میں آگے بڑھ کر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے پھر مرافقہ کیا۔ اس کے بعد ذکرِ قلبی فرمایا اور متوجہ ہو گئے۔ میرے حالات میں انقلاب آنے لگا۔ ایک ہی ساعت میں اس قدر عنایات فرمائیں کہ برسوں کی ریاست فڑھ برا بڑھی۔ اور ہر حال جو آپ پر وارد ہوتا آپ اس کی حکمتِ عملی کا ظہور فرمادیتے۔

دیوار کا گر جانا

ایک در دشیں کا بیان ہے کہ انجمنیر شریف کی مسجد کی جنوبی دیوار بنیاد سے کمزور پڑ گئی تھی اور ستوں بھی ٹیڑھا ہو گیا اور ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے کہ آج کل وہ گرنے والی ہے اور جو شخص بھی دیوار کے پاس سے گزرتا تھا چھلانگ لگا کر تیز رفتاری میں گزر جاتا۔ یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کو بھی اس کے گر جانے کا ہر وقت خدشہ رہتا ہے ایک دن آپ (حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی) نے خوش طبعی کے طور پر فرمایا کہ :

"جب تک ہم فقیر بگیماں ہیں یہ دیوار نہیں گرے گی"

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب تک حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی دہاں رہے تو دیوار قائم رہی اور جس روز آپ دہاں سے تشریف لے گئے تو دیوار فرد آگر گئی حالانکہ اس وقت بارش کا بھی نام دشان نہیں تھا۔

رُوئے ز میں پر نگاہ کرنا

ایک دفعہ حضرت شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہنڈی قدس سرہ النور انی کے بھائی ہیں۔ قندھار جانے کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ ایک دن علی الصبح حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی نے لپنے محram ان اسرار سے فرمایا کہ شیخ مسعود کو میں نے قندھار جانے والے قافلے میں تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ قندھار میں بھی تلاش کیا۔ دہاں بھی دکھائی نہ دیا بلکہ سرہنڈ

سے قندہ بار تک ہر مزمل کو دیکھا۔ لیکن شیخ مسعود نظر آیا بلکہ نہام رونتے زین کو چھان بیٹن کیا کہ میں نہ پایا۔ شاید اس جہان فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ سامعین نے یہ ارشاد مُسُن کرتا رکن نوٹ کر لی۔ جب ایک عرصہ کے بعد وہ قافلہ واپس آیا اور شیخ مسعود کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ان لوگوں نے بتایا کہ فدائ روز فلاں تاریخ اور فلاں ماہ میں انہوں نے انتقال کیا تھا اور قندھار کے قرب وجوہار میں دفن ہوئے۔ جب تسلیق کی گئی تو وہی دن وہی تاریخ تھی جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی نے فرمایا تھا۔

دل پر عورت کا نقش ہونا

ایک شخص جس کا نام خواجہ جمال الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت خواجہ باقی باشند کے خلفاء سے تھے اور خواجہ ابوالفضل کے بنوی تھے، کے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ جمال الدین حسین اپنے والد خواجہ حسام الدین کے حکم سے ٹڑی عقیدت اور ارادت مندی سے دہلی سے سرہنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہنہ می کی خدمت میں حاضر ہوں تو آپ نے ذکر کی تلقین فرمائی اور میرے حال پر توجہ فرمائی۔ میرے کے بعد فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تیرے دل پر کسی عورت کا نقش ایسا منقش ہے جیسے مٹی کے اندر پھر گڑ گیا ہو۔ سچ بتاؤ کیا معاملہ ہے اور جب تک وہ اثر زامل ہو گا مستفید نہ ہو گے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا دل اپنی پھوپھی کی ایک نیز پر آگیا ہے اور اس پر دل کھو بیٹھا ہوں۔ بھر آپ نے توجہ فرمائی کہ میرا دل اسے دور ہو گیا۔

مریضہ کی جان بخشی کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النور انی کا ایک مرید جو ملتان میں رہائش پذیر تھا آپ کی خدمت عالیہ میں عاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضور میری بیوی جو آپ کی مرید ہے کئی سالوں سے بیمار ہے اور اطباء بھی اس کے علاج سے عاجز رہ چکے ہیں۔ اب آپ کی توجہ کی محتاج ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اُس کی شفا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ دعا مانگی گئی۔ اس شخص نے بات تصریع و زاری کی کہ حضرت اُسے اپنی ضمانت میں لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس تسلیمیت کی کیا فرودت ہے۔ اس شخص نے پھر اسی طرح عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

”مطلعہ در ہو، ہم نے اُسے اپنی ضمانت میں لے لیا ہے۔“
وہ شخص آپ سے رخصت ہو کر ملتان آگیا دیکھا کہ بیوی بالکل تندست ہے کسی قسم کی بھی بیماری اس کے سر نہیں ہے۔ اس نے ملتان سے آکر عمر لینے کھوا کہ حضور میری بیوی اُسی دن تندست ہو گئی تھی کہ جس دن آپ نے فرمایا تھا کہ ہم نے اُسے اپنی ضمانت میں لے لیا ہے۔

بعض اولیاء کا انجام

ایک دولت سند آدمی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی کا مرید تھا۔ ایک دن مُنا کہ آپ بادشاہ کے بادشاہ کے وزیر کے پاس تشریف فرمائئے

وہاں آپ کے ایک عقیدت مند بیٹھے ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو مہمان کی حاجت روائی یا موہر دین کی تباہی کے لیے تشریف لے گئے ہوں گے اور یہ کہ اوپر اپر اعتماد ارض کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اس دولت مند نے اُسی رات خواب میں دیکھا کہ رجال الغیب کی ایک جماعت آئی ہے اور اس امیر (دولت مند) کو مجرموں کی طرح کھینچ کر لے گئی ہے اور ہمپری تکال کر اس کی زبان قطع کرنا پاہتی ہے کہ تو نے آپ پر کیوں اعتراض کیا۔ اس دولت مند نے توہہ استغفار کیا تو اُسے چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد اس دولت مند نے آپ کی فاتحہ کر دی ہے پر کسی قسم کا بھی اعتراض نہیں کیا اور پہلے سے بھی زیادہ مستعد ہو گیا۔

بادشاہ سے جان بخشی کروانا

ایک امیرزادہ جس نے کوئی سنگین جرم کیا جس کی بندہ پر بادشاہ وقت نے عالمِ عدیش میں آکر اُسے لاہور طلب کیا اور حکمِ جاری کیا کہ اس کو فوراً ہاتھی کے پاؤں کے پیچے روندو یا جائے اس لیے کہ اس نے سنگین جرم کیا ہے۔ وہ امیرزادہ جب سرمند شریف پہنچا تو آپ کی خدمت ہیں حاضر ہو کر نہایت عابرانی و انکساری کے ساتھ حضرت محمد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے آستانے نے ہیں جبکہ سافی کرنے لگتا کہ اس کی جان بخشی ہو جائے۔ آپ نے کچھ دیر مراقبہ فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ:

”تم قتوڑی دیر انتھا کرو انشاد اللہ تم کو بادشاہ کی طرف سے کوئی ایسا نہیں پہنچے گی بلکہ عزت کی نگاہ سے سرفراز ہو جاؤ گے۔“

امیرزادہ سخت اضطرار کی وجہ سے عرض کرنے لگا کہ حضور آپ لکھ کر دے دیں تاکہ میری پریشانی دُور ہو جائے۔ آپ نے اس کی قسمی کے لیے لکھ دیا کہ :

”چونکہ فلاں شخص بادشاہ کے غصب کے خوف سے اللہ کے دُر کے فتحیہ دل سے رجوع ہوا ہے اس لیے اس فقیر نے اس کو اپنی ضمانت میں لے لیا ہے اس لیے اس کی جان بخشی کر دی گئی ہے ۔“

چند دنوں کے بعد کسی نہ خبر دی کہ بادشاہ اس امیرزادہ پر برسم ہوا اور اس کی خطا کو معاف کر دیا۔ چنانچہ دو تین کے بعد حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے ارشاد کے مطابق لگاتار خبریں آئیں کہ جب بادشاہ نے امیرزادہ کو دیکھا تو مسکرا یا اور بطور نصیحت چند باتیں کہیں اور نہایت محترمانی سے خلعت خاصہ پہنا کر مقررہ خدمت پر روانہ کر دیا۔

غیب سے آگ کا نزول اور کوتوال کی تباہی

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے ابتدائی زمانے میں آپ کے قریب ہی ایک بہت بڑی چوری ہوتی۔ کوتوال نے اپنے آدمیوں کو سمجھا کہ پڑویوں کو پکڑ کر لے آؤں۔ ان لوگوں نے آپ کو کہا کہ کوتوال بلار ہے۔ آپ اُسی وقت مکان سے باہر رئے اور کوتوال کے آدمیوں ساتھ پیدل ہوئے۔ کوتوال نے جو نہیں آپ کو دیکھا تو از نے لگا اور فوراً آپ کو رخصت کر دیا۔ اُسی دن کوتوال کی جنگ شہروالوں سے ہوتی اور غیب سے ایک

آگ کا شعلہ نمودار ہوا جو دہاں کے بارودی اسلج میں لگ اور آگ اس طرح بھڑکی کے سو توال بعدہ اہل و عیال جل کر خاک ہو گیا ایسا جلا کہ نام و نشان تک باقی نہ رہا۔

حضرت مجدد کا مشکل کشائی فرمانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النور انی کا ایک مرید جو خالص ایتیہ تھا اور آپ مرید خاص بھی تھا بیان کرتا ہے کہ آپ کے ایک حقیقی بھائی والوہ میں تھے۔ آپ نے اُن کے بلانے کے لیے دو کامے لکھے اور مجھے فرمایا کہ تم خود جاؤ اور انھیں لے آؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دہاں جلانے کا اعزز میں کیا۔ آپ نے فاتحہ رخصت پڑھ کر فرمایا کہ راستے میں سورہ قریش خوب طرح پڑھنا تاکہ خطرات سے محفوظ رہو اور کسی چیز کی حاجت نہ رہے۔ اور آگر کوئی مشکل دریمیش آئے تو مجھے یاد کرنا۔ میں نے آپ کے قدموں پر ہاتھ رکھے اور روانہ ہو گیا۔ اتفاق سے ایک جماعت اس سفر میں میرے ساتھ ہو گئی۔ جب سریج دو تین منزل رہ گیا تو دہاں ایک ہیبت ناک جنگل نظر آیا۔ دہاں گھانس دو قدم آدم تھی۔ میں دہاں قضاۓ حاجت کے لیے گیا اور ساتھی دہاں کھڑے رہے۔ فراغت اور طہارت کے بعد دضو کر کے میں نے دور کوت تجیہۃ الدضو پڑھی۔ اسی آنے میں گھانس ہلنے لگی اور میں نے دیکھا کہ ایک دہاڑ نے والا شیر آپنچا اور میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔ میں نے بے اختیار حضرت مجدد قدس سرہ النور انی کو یاد کیا اور کہا کہ "آپ نے فرمایا تھا کہ جب تمھیں کوئی مشکل دریمیش آئے تو مجھے یاد کر لینا۔"

اُب مدد کا وقت ہے اور مجھے اس دھاڑنے والے اور پھاڑ کھانے والے شیر کے جنگل سے بچا سو لوائیے۔ ابھی میری بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ حضرت محمد و الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی ظاہر ہوتے اور شیر کو اشارۃ فرمایا اے شیر بیال سے دور ہو جا۔ شیر پڑھا اور بھاگ گیا۔ پھر میں نے جونگلاہ اٹھا فی تو میرے آقا و مولیٰ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی میری نگاہ سے غائب ہو چکے تھے۔ میرے ساتھیوں نے بھی یہ منظہ دیکھا اور مجدد سے دیافت کیا کہ وہ کون بزرگ تھے جنموں نے ایسے وقت میں تھا ربی مشکل کشانی فرمائی۔ میں ان تمام کو بتایا کہ وہ میرے آقا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی تھے۔ وہ سب کے سب دل و جان سے آپ کے عقیدت مند بن گئے۔

کرامت کی طبعی کائناتی پیدا ہوتا

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی کا ایک خاص معتقد مرید خالص سید اور زمینت منعی پرہیزگار اور آپ کا خاص ناصیح میں پر آپ کی عنایات اس قدر تپھا و تھیں کہ زمین و آسمان کے طبقاتی عجائب بات ان پر پوشیدہ نہیں تھے اور عجب قسم کی واردات کا درود ہوا کرتا تھا، نے بیان کیا کہ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ان دنوں میں تو میرے آقا حضور سے کسی کرامت کا ظہور نہیں ہوا۔ محض اس خیال کے دار ہوتے ہی میرے اعمال میں انقباض ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اس انقباض کا سبب ہی ہر خیال ہے۔ پس معافی مانگنے کے لیے اپنی دستار کو گرد دن میں ڈال کر خود کو حضور کے قدموں میز ڈال دیا اور آہ و تاری کرنے لگا۔ مگر اس خیال کو

ظاہر نہیں کیا اور اپنی زبان سے وہ بات نہیں بتائی۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے ایک لمحے کے بعد میرا سر اور پر کیا اور فرمایا کہ :

”سید صاحب نے کرامات طلب کی ہیں اور یہ نامہ یہاں خیال فلاں کی صحبت سے پیدا ہوا تھا۔“

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی نے اس شخص کا نام بھی بتایا جس کے قریب بیٹھنے سے ایسا خیال پیدا ہوا۔

عظمت صاحابہ کی تصدیق فرمانا

ایک سید کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی المرضی شیرفہ اکرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے جنگ کرنے والوں سے اور حضور صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہت اعتراض تھا۔ ایک رات حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے مکتوبات شرفی کامنطا نہ کر رہا تھا۔ دورانِ عطاء اللہ یہ عمارت پڑھی :

”امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کرنے کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کرنے کے بعد قرار دیا ہے۔“

اس عمارت سے میں آئی وہ ہو گیا اور میں نے مکتوبات شرفی کو زمین پر پڑاں دیا اور سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی بہت غصتے کی حالت میں تشریف لائے اور میرے دونوں کان اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر فرمایا۔

”اے بیوی قون نچے ترباں پر تحریر پر اعتماد فرما دیا جائے اور ہمارے کھلماں پر“

زمیں پر بھینٹتا ہے۔ اگر تجھے ہماری بات پر یقین نہیں ہے تو چلتے
تجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے چلتے ہیں۔"

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے ایک
باغ میں لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ دہانی ایک عمارت میں تشریف
رکھتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی نے اس بزرگ کے آگے تواضع
کی تو اس بزرگ نے بہت خوشی کا انہمار کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی
نے نیزی بات اس بزرگ کو بتائی۔ پھر مجھے سے فرمایا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
ہیں۔ سنو آپ کیا فرماتے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ حضرت علی شیر خدا کرم
اللہ تعالیٰ وجہ نے فرمایا:

"خبردار، ہزار بار خبردار، کبھی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
صحابہ سے اپنے دل میں بعض نہ رکھنا اور ان کی عیب جوتی نہ کرنا
کیونکہ تم جانتے ہیں اور ہمارے بھائی (صحابہ کرام) ہی جانتے ہیں
کہ ہم لوگ کس بارے کو حق سمجھ کر اعتراض کرتے ہیں۔"

پھر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ
ان کی بات کو ہر قسم پر تسلیم کرنا۔

حضرت مجدد کا اپنے مرید کی امداد فرمانا

ایک بزرگ جو خاندان سادات سے تعلق رکھتا تھا اور حضرت مجدد الف
ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النور انی کی صحبت میں اکثر وقت

گزار تاختا ایک دفعہ آپ کا ایک قول بیان کر کے فرمایا کہ ”جوں اور جوں کی پرستش کرنے والوں کو جس قدر ایک مسلمان کے ہاتھوں اہانت ہو سکے کوتا ہی نہ کی جائے کہ اُسے اللہ کی راہ کے غازیوں کا ثواب ملے گا؟“ یہ صاحب ایک واقعہ کے بیان میں فرماتے ہیں کہ میں دو تین درویشوں کے ساتھ ملک دکن کے اطراف کے ایک صحرائیں گیا تو اتنا کہ دہاں ایک بُت خانہ نظر آیا اور اس کے اطراف میں کوئی شخص موجود نہ تھا۔ دل میں خیال گزرا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی نصیحت کے مطابق اس بُت خانے کو ڈھا دینا پڑا ہے۔ چنانچہ ہم لوگ دہاں پہنچے اور بُت کو توڑ دیا اور اس بُت خانے کو ڈھا دینے کا بھی ارادہ کیا۔ ہم بعض موسمیوں کو توڑ چکے تھے کہ قریب ہی ایک ہزار بُت پرست لاٹھیاں، پتھرا و تیر و تفنگ لیے ہیں گے۔ میں اور میرے دوسرے ساتھی انہیں دیکھو و بُشت زدہ ہو گئے اور بھاگنے کی کوئی صورت نہ تھی یہی نظر آتا تھا کہ سب مارے جائیں گے۔ اتنے میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی یاد آئی۔ میں نے حضرت مجدد قدس سرہ النورانی کو حاضر تصور کر کے تفریع اور نیازِ منہ کی ستر چھو کیا کہ اسے میرے آتا اور برگزیدہ ہم نے آپ کی نصیحت پر بردسا کر کے یہ کام کیا ہے۔ ہم کو ان کفار و اشرار سے نجات دلائیے۔ اس تفریع و زاری کی عالمت میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہمندی قدس سرہ النورانی کی آواز میرے کان میں آئی کہ انتظا۔ کبھی ہم تھاری مدد کے لیے اہل اسلام کا ایک شکریج رہنے ہیں۔ میں نے ساتھیوں کو اس بات سے خبردار کر دیا۔ کفار تیرانماز بالکل قریب پہنچ چکے تھے کہ یہاں ایک بلندی سے

چالیس سوار ظاہر ہونے اور نیزی سے گھوڑوں کو دوڑا کر پہنچ گئے اور کافروں کی جماعت پر حملہ کر دیا اور ہم لوگوں کو ساختھیا۔ جب کفار نظروں سے غائب ہو گئے تو ان سواروں نے ہمیں رخصت کر دیا۔

ثمرات و برکات کا حصول

ایک سید صاحب جو تجارت کا کام کرتے تھے لیکن حقیقت میں اہل ول تھے اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور افی سے خاص عقیدت رکھتے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت سے مشائخ کی حاضری دی ہے اور ہر ایک سے ذکر و مراقبہ یکھا ہے لیکن ایک دن میں سرہند شریف پہنچا اور عشاد کے وقت حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور افی کے دربار عالیہ پر حاضر ہوا اور مورہ و الطاف ہو کر آپ سے ذکر حاصل کرنے کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم کو ذکر کا طریقہ بتایا جائے گا۔ میں نے بہت ننگ دلی کے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے بہت سے مشائخ سے اوذکار حاصل کیے ہیں لیکن ان کے ثمرات اور برکات کی برکات کی امید آپ کی بارگاہ سے ہے۔ آپ مراقبہ میں چلے گئے اور اپنی خاص وجہ سے مجھے نوازا۔ پھر تو استغراق اور دار الفتگی نے مجھ پر بہت زیادہ غلبہ کیا۔ پہاں تک کہ صبح کے وقت تک مجھے اپنا ہوش نہ رہا۔ آخر جب دوسری صبح مجھے ہوش آیا تو میں نے آپ سے ترک و تحریک کے لیے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا:

”تجارت تو لفڑہ حلال اور نفقة عیال کا دیوالہ ہے اسے نہ چھوڑو

اور جو کچھ کہ میں ہمپیا ہے اسے صفحہ علیٰ تے پکڑو۔
پیر آپ نے آیہ شریفہ تلاوت فرمائی:

رَحْمَةُ لَهُ تَذَكِّرٌ هُمْ تَجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

”اللہ کے نیک بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل
نہیں کرتی۔“

منقہ کے دانوں کا مناجات کرنا

ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النور انی بھیا۔
ہو گئے، بیماری کے عالم میں آپ نے منقہ کے دس دنے طلب فرمائے کہ تناول
فرماییں۔ خادم نے منقہ کے دانے آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیئے۔ آپ
نے متوجہ ہو کر مراقبہ فرمایا کہ ان دانوں کا کھانا مسود مندرستے گایا نہیں۔ کچھ دیر کے بعد
مراقبے سے سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ عجیب بات ظہور میں آئی کہ منقہ کے دلنے باوجود
الہی میں مناجات کر رہے ہیں کہ:

”اے اللہ، چونکہ تیرے دوست نے اپنے استعمال کے لیے ہمیں طلب
کیا ہے اس لیے تو ہمارے اندر نفع اور صحت کا اثر پیدا فرما دے کہ جو
شخص ایک دانہ بھی ہم میں سے کھائے اس کی ہر قسم کی بیماری دو۔ موجا۔“

اللہ تعالیٰ نے ان دانوں کی مناجات کو قبول فرمایا اور چند دنے آپ نے
تناول فرمائے جس سے آپ بالکل تندرست ہو گئے۔ اور باقی دانوں میں سے جس نے
بھی کوئی دانہ کھایا تو اس نے صحت یا بی حاصل کی۔

طعنہ زن کا قتل ہونا

ایک درویش صاحب حال نے بیان کیا کہ جب حضرت مجدد الف ثانی قطب
ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النور انی کا طنکا تمام عالم میں بجھنے لگا تو میں آپ کے
دیدار فائض الافزار کے لیے سرہند شریف آیا اور رات کا چوتھائی حصہ ختم ہوا ہو گا
کہ میں شہر میں داخل ہوا اور ایک مسجد میں چلا گیا۔ مسجد کا ایک ہر سایہ مجھے اپنے گھر
لے گیا اور میری اچھی طرح سے خاطر تو اضع کی۔ اُسی رات میں نے اس سے حضرت
مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی کا تذکرہ شروع کیا۔ وہ آپ کی ذات کو میہ پر طعن و تسلیع
کرنے لگا۔ میں یہ سن کر بہت رنجیدہ ہوا اور باطن میں آپ کی طرف متوجہ ہوا۔ اپناں کے
ویکھا کہ آپ تشریف لے آئے میں اور آپ کے ہاتھ میں ننگی توار ہے اور آپ نے
اس طعنہ کو کے دکٹرے کر دیئے، اور باہر تشریف لے گئے۔ میں نے جب یہ حال دیکھا
تو مجھ پر دہشت طاری ہو گئی اور میں عالم افسڑا ب میں آپ کے تیچھے دوڑا لیکن آپ
کو نہ پایا۔ صبح کو جب میں آپ کی خدمت عالیہ ہیں حاضر ہوا تو مجھے خوف سامحسوس ہو
رہا تھا۔ آپ نے مجھے قریب کر کے مسکراتے ہوئے کان میں فرمایا "جو کچھ رات میں
واقعہ گز نہ سارن میں اس کا کہیں ذکر نہ کرنا" اس کے بعد اس تحملہ میں جب میں گیا تو دیکھا
کہ ہر طرف سورہ بہ پاہے کہ کوئی شخص اسے قتل کر کے چلا گیا ہے جس کا کسی کو بھی
علم نہ ہے۔

فاسخ پڑھنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی کے ایک عقیدہ تمنہ کا بیان ہے

کہ میرا ایک عزیز نجاح جس سے میں بہت پیار کرتا تھا۔ وہ ایک سخت مرض میں بندگیا۔ طبیبوں سے دوائیں کرائیں مگر آرام نہ کریا۔ میں ایک دن حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النور انی کی خدمت میں حاضر ہوا اور توجہ کے لیے درخواست کی۔ آپ نے دعا کرنے کے مخصوصی دیر بعد مجھے یاد فرمایا۔ میں خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس کی مغفرت کے لئے فاتحہ پڑھ دی ہے۔ میں سخت متوجہ ہوا اور اس عزیز کے گھر کی طرف جو شہر سرہند سے کئی میل پر تقارروانہ ہوا تاکہ اس کی خبریت معلوم کر لے جب میں وہاں پہنچا تو لوگ اسے دفن سمجھی کر چکے تھے۔

نذر کی نامقبولیت اور پنجھے کی رحلت

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النور انی کے عقیدت مندوں میں سے ایک عقیدت منہ جو عالم بھی سقا بیان کرتا ہے کہ ایک شخص آپ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور میرا بیٹا بیمار ہے اور ساتھ ہی کچھ نذر بھی پیش کی اور بیٹے کے لیے تندرنگی کی دُنما کا طالب بھی ہوا۔ آپ نے اس کی نذر کو قبول نہیں فرمایا۔ انہوں نے بات زیادہ سمجھا کی میکن وہ قبول نہ ہوئی حالانکہ آپ نذر قبول فرمایا کرتے تھے۔ اہل صحبت کو یقین ہو گیا کہ نذر کا نامقبول ہونا اس بات کی نشانی ہے کہ لڑکا رحلت کر جانے لگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسی دن شام کے وقت وہ بچہ عالم فانی سے کوچ کر گیا۔

روحِ مجدد کی طرف متوجہ ہو کر صحت یا بی حاصل کرنا

ایک باکمال درویش جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا خاص عقیدت مند تقاویان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ میں سنپات کی بیماری میں سخت بستلا ہو گیا یہاں تک طاقت اور حرکت بھی رُک گئی اور صحت کی آمید باقی نہ رہی۔ اسی اثناء میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی رُوح پُر فتوح کی طرف متوجہ ہوا اور اس توجہ میں مجھے استغراق ہوا کہ خود سے غائب ہو گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہنہدی قدس سرہ النورانی خود تشریف لائے اور میرا ہاں خدا پکڑ کر فرمایا،

”اُنٹھ جاؤ صحت یا بی آپ کے قدم چو مے گی۔“

پس اتنا کہنے کی دیر تھی کہ میرا استغراق دُور ہو گیا اور میں بالکل صحیتیاب ہو گیا۔ اور بیماری کے تمام اثرات ختم ہو گئے

و بائے نجات دلانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہنہدی قدس سرہ النورانی کے ایک مرید نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک مرید آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضور ہمارے محلے میں اور ہمارے گھر کے ہر چہار طرف شدت کی وبا پھیلی ہوئی ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ توجہ فرمائیں اس وبا سے ہمیں نجات دلانیں۔ آپ نے سراقدس جھکا کر مرافقہ کیا اور

مختوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ،
”یقین رکھو تم سب گھروارے و بائے محفوظ رہ ہو گے صرف ایک نوکران
ہلاک بوجائے گی：“

چنانچہ ایسے ہی ہوا کہ صرف ایک ملازمہ اس و بائے سے ہلاک ہوتی اور باقی سب
اہل خانہ محفوظ رہے۔

حج کی نامتنظوري

ایک صوفی باصفا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھے حج کرنے کا ارادہ غالب
ہوا۔ میں نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سپرہندی قس سرہ النورانی
کی خدمت میں عرض کیا اور رخصت کے لیے اجازت چاہی۔ آپ مختوڑی دیر
خاموش رہے اور پھر مراقبہ کیا۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ:

”میں نے تم کو حج کے میدان میں نہیں دیکھا۔“

بیان کرنے والے نے کہا کہ اس ارشاد کو آج تیس سال گزر چکے ہیں جب کبھی
میں نے حج کا ارادہ کیا تو کامیاب نہ ہو سکا۔ کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیدا ہو گئی۔

قافلہ سے بھٹکے ہوئے آدمی کی امداد فرمانا

شیخ محمد جونہایت نیک اور متقدی شخص تھے وہ بیان کرتے تھے میں کہ اصفہان کے
سفر سے واپسی میں گھوڑے پر سے خرچیں کہیں گر گئیں۔ میں اس کی نلاش کے لیے
سواری سے اگر پڑا اور اس جستجو اور بھاگ دوڑ میں بہت وقت گز ر گیا اور قافلہ

میری نظر سے غائب ہو گیا اور میں قافلے سے جدا ہو گیا۔ وہاں سوئے جنگل اور پہاڑ کے کوئی چیز نظر نہ آئی تھی۔ حیران و پریشان رہتا ہوا ادھر اور ادھر بھاگ رہا تھا۔ کہ میں بھی قافلے کے آثار نہ پائے اور میں اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ آخر میں نے ایک چشمے کے کنارے میٹھا کروضد کیا اور بہت گردہ وزاری سے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النوری کی طرف متوجہ ہوا اور آپ سے امداد طلب فرمائی۔ اچھا کہ دیکھا کہ آپ ایک عراقی گھوڑے پر سوار ہوتے ظہور کیا اور میرے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ:

”اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ۔“

پس حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرینہ میں قدس سرہ النوری نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے یہ سچھے مجھے گھوڑے پر بٹھایا اور گھوڑے کو تیز رفتار دوڑایا اور کچھ دیر تک میں قافلے میں پہنچ گیا۔ جب قافلہ نظر آیا تو آپ نے مجھے گھوڑے سے اٹار دیا اور فرمایا کہ جاؤ۔ میں قافلے میں چلا گیا۔ پھر جب میں نے یہ سچھے کی طرف دیکھا تو آپ کو اپنی نظروں سے غائب پایا۔

قاضی زادے کی صحابیاں کے پیسے دعا کرنا

ایک قاضی کا لڑکا ہو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النوری کا مرید تھا اور سرینہ شریف میں ہی رہا۔ پڑی مقام تھت پیاری میں بستکا ہو گیا اور حکیموں نے علاج کرنے سے انکار کر دیا۔ نہایت مایوسی کی حالت کی آپ کی خدمت عالیہ میں سختی بیابی کے لیے دعا کی درخواست کی اور ایک پروانہ بھیجا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النوری نے جو ایسا تحریر فرمایا:

”تم نے تمہیں اپنی صفات میں لے لیا ہے۔ انشاء اللہ اس زیارتی سے
صحت یاب ہو جاؤ گے۔“

چنانچہ آپ کی توجہ اور دعا سے قاضی زادہ صحت یاب ہو گیا اور جب تک زندہ رہا
آپ کے گنگا تارہ۔

سکون قلبی کا حصول

ایک صوفی مشاہدی بیان کرتا ہے کہ یہ شروع شروع میں معرفت کے حصول
کے لیے پھر تارہ اور اپنی ناکامی کی وجہ سے اپنی ثابت پر جی نا راضیگی کا انعام کرتا رہا
اس مقصد کے حصول نے پھر سے دل کو بے آرام کر دیا تھا۔ میں دیوار وائگو میں
پھر تارہ اور اپنی ناکامی پر عالم کر کرنا اور کسی طرح بھی اس اندر ابھر سے سکون حاصل
نہ ہوا۔ اگر جنکل میں باتا تو میرا جنوں اور بڑھ جاتا اور اگر خلوٹ میں ہوتا تو پھر بھی
کسی طرح آرام نہ ہوتا تھا۔ آخر میں حضرت محمد در الفٹانی وظیب ربانی شیخ سرینہوئی
قدس سرہ النورانی کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوا۔ آنفا تی کی بات کہ آپ اپنے دروازے کے
امام کھڑے ہوئے اور آپ کے اصحاب ایک ملتفے میں دست ہوتے اور اربے
سر جمکانے ہوئے اس طرح کھڑے تھے کہ گویا ان کے ہدن میں جان ہیں ہیں تھیں
میں ابھی تک آپ کے دروازے پر نہیں ہیں پہنچا کہ آپ نے پھر کے پیشے پر متوجہ
ہو کر اپنا سرہ بارک دروازے سے نکال کر مجھے اشارہ فرمایا کہ
”اے شخص جامدی سے میرے پاس پہنچ جا۔“

میں تیزی سے آگے بڑھا اور آپ کے دریب چو گیا۔ آپ نے کمال بندہ نوازی

سے اپنا یا تھی میری گردن میں ڈالا اور میرا سراپنی بغل میں لے کر فرمایا کہ:
 ”جو تمھیں نعمت حاصل ہوئی ہے تیرے ہم عصر میں سے کوئی بھی نہیں
 حاصل کر سکتا۔“

حضرت محمد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا یہ ارشاد گوہا آب زلال
 تھا جس نے میری پیاس کی آگ بحیادی اور بے قراری۔ بے آرامی تمام کی
 تمام سکون میں تبدیل گئی۔

قلعہ کانگڑہ کی فتحیابی کا حصول

چنانگہ میر عالمگیر شہنشاہ وقت نے نواب مرتفعی خان کے انتقال کے بعد
 ایک شخص قابل اعتماد بکر راجہت نامی کو قلعہ کانگڑہ کی مہم پر بھیجا۔ بکر راجہت
 جب سرہند شریف پہنچا تو آپ کی خدمت عالیہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ
 حاضر ہوا اور اپنے باطنی طور پر اسلام قبول کرنے کے حالات بھی بیان کیے۔
 حضرت محمد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص باطن
 میں اسلام قبول کرتا ہے اور ظاہر میں کفر پر ہے تو وہ صریخاً کافر ہے۔ پھر اس
 نے عرض کیا کہ بادشاہ نے مجھے قلعہ کانگڑہ کی مہم کے لیے متین کیا ہے جو بہت
 سخت مہم ہے کہ نواب مرتفعی خان جیسے شخص اس مہم پر کامیاب نہ ہو سکے۔ میں حیران
 ہوں کہ دارالحرب کے کفار پر کس طرح حملہ کروں۔ مگر آپ دشکنی فرمائیں اور بشارت
 سے نوازیں کہ قلعہ کانگڑہ میرے ہاتھ سے فتح ہو جائے۔ حضرت محمد الف ثانی قطب
 ربانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ دارالحرب کے کفار سے جنگ کرنا تمام مسلمانوں

پڑا جب ہے اور جب تم اس دا جب کو ہماری گردنوں پر سے ساقط کر ا رہے ہو تو ہم تھارے یہے دعا کیوں نہ کریں گے۔ جب بکر ما جیت نے آپ کو اس معلمے میں مہربان پایا تو وہ اور زیادہ عاجزی کرنے لگا اور عرض پر دا زہر اکہ جب تک آپ فتحِ را بی کی بشارت نہ سنائیں گے میں یہاں سے نہ اٹھوں گا۔ آپ نے پھر پہلے والے کلمات دہراتے تو پھر وہ اور زیادہ گزارشات ہیش کرنے لگا۔ جب حضرت محمد والی قطب ربانی شیخ سرہندی نے دیکھا کہ اسے کسی طرح سمجھی تسلی نہیں ہوتی تو آپ نے مراقبہ فرمایا اور توجہ فرمائی۔ پھر مراقبہ سے سر بارک اور پر اٹھا کر فرمایا کہ:

”اَشَاءَ اللَّهُ كَامِيَا بِنِي تَحْمَارَ رَقْدَمَ چُومَى گَى“

بالآخر بکر ما جیت اٹھ کھڑا ہوا اور ادب و تنظیم بجالاتا ہوا رخصت ہو گیا۔ وہ قلعہ جو آج تک کسی نے فتح نہ کیا تھا حضرت محمد والی قدس سرہ النورانی کی تھوڑی سی توجہ سے قلعہ فتح ہو گیا۔

بنخار سے نجات کا حصول

ایک نافذ قرآن کا بیان ہے کہ ایک بار تراویح میں حضرت محمد والی قطب ربانی قدس سرہ اندوں انی کی موجودگی میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا۔ اتفاقاً جب جو پہاڑے ختم ہوتے تو مجھے سخت بنخار آگیا اور بنخار نے مجھے اس قدر بے ہوش کر دیا کہ میری عصر کی نماز بھی قضا ہو گئی اور جب مجھے شام کو ہوش آیا۔ افطار کے بعد سخت نعابت کے عالم میں آپ کی خدمت میں ہنچا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا سال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بنخار آگیا ہے۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا بنخار کی سختی میں تم کیسے نماز

میں قرآن پڑھ سکو گے۔ میں عرض کیا حضور حال تو ایسا ہی ہے۔ آپ کی توجہ اور امداد شاملِ حال رہی تو میں ضرور پڑھوں گا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:

”جلد ہی آؤ اور پڑھو اللہ بہتر کرے گا：“

بھر جب میں تراویح میں قرآن مجید پڑھنے کے لیے آیا تو مجھے پیسہ آگیا اور میرا بخار پوری طرح اُتر گیا۔ ایسا کہ جیسے کسی بھی بخلاء آیا ہی نہ تھا۔

اعضیہ کا انکرٹرے ہو گرد و بارہ سلامت ہو چانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا ایک عقیدت مندرجہ ذیل سادات سے تعلق رکھتا تھا، نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں دکن میں شہر اجیت میں ایک شکر کے ساتھ تھا۔ ایک دن مجھے القباض ہوا تو میں تفریح کے لیے باہر آگئے بازار میں ایک دکان پر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک کامل درویش نے میرے طرف التفات فرمایا اور سلام کیا۔ میں نے سلام کا جواب دیا۔ وہ میرے فریب آگئے اور بیٹھ کر کہنے لگے کہ میں پہاڑوں کے ایک گوشے میں رہتا ہوں اور خلوت میں اپنا وقت گز اردا ہوں۔ میں اس گوشے سے باہر آنے والا نہیں رہتا یہکن حضرت مجدد الف ثانی کا مرید ہوں۔ میں نے ان کا نام بیارک سناتو ان کی خوبیوں میرے مشام جان میں آنے لی۔ میں اس خوبیوں کے چیزیں روائہ ہوا تو وہ خوبیوں میں سے سو مکھ رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ نے بالکل صحیح کہا میں سمجھی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا مرید ہوں اور

اسی نسبت سے تم کو بہاں کیسی بخشی یا ہے۔ پھر تم دونوں دیر تک ساتھ بیٹھے رہے اور ہر معاملے میں بات کرنے رہے۔ اسی ضمن میں انھوں نے کہا کہ ایک مدت تک حضرت کی خدمت میں رہ چکا ہوں۔ ایک رات عشاء کے بعد آپ اپنی خادم خاص میں تشریف لے گئے۔ لیکن آپ کا ایک عزیز وہاں حاضر تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ ماحضور تیار ہے۔ اگر آپ موافقت کریں تو ہم ساتھ ساتھ کھالیں۔ میں نے قبول کر لیا۔ اس شخص نے جو خدا کا خوف نہ رکھتا تھا آپ کے متعلق شکوہ و شکایت راستے میں ہی شروع کر دی۔ میں اس کی رفاقت سے بے زار ہو گیا۔ لیکن میں نے صبر کیا اور اس کے گھر پہنچ گیا۔ اس نے کھانے کا طبق میرے سامنے رکھ دیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں اس کے تمام اعضا اور آپ کی عیارت کی تکملہ سے کھٹ کر بعد اجہا ہو گئے اور مکھڑے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی دیکھ کر لرزنے لگا اور خوف کے مارے وہاں سے بھاگا۔ اور جب میں حضرت مجدد الف ثانی کے دروازے پر پہنچا تو دیکھا کہ آپ خلافِ معمول پسند دروازے پر کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھ پر توجہ فرمائی اور میرا ہاتھ پکڑا اور وانہ ہوتے بہاں تک کہ اسی شخص کے گھر پہنچے۔ آپ اس کے گھر کے اندر چلے گئے اور میں دروازے پر کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور دشمن سمجھی آپ کے ساتھ تھرست اور سلامت آیا اور آپ سے مصافحہ کیا۔ آپ نے اسے خست کیا اور اپنے مکان میں تشریف لے آئے۔ میں حیرت ہیں سننا کہ ابھی تو اس شخص کو اس حال میں دیکھا تھا اور آپ سے بغیر ختم کے دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا، جو کچھ تم نے دیکھا وہ کسی دوسرے نہ تھا۔

محمد کا بڑھ جانا

ایک شخص جس کا نام قاسم تھا اور خواجہ قاسم قلبیخ نانی کے نام سے مشہور تھے اور حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے مقبول اور منظور نظر تھے۔ حضرت خواجہ قاسم کو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی سے خاصی عقیدت و محبت تھی۔ حضرت مجدد کی خدمت میں انہوں نے عرض کیا کہ حضور توجہ فرمائیں کہ میں ٹرے عمدے پر پہنچ جاؤں۔ آپ نے تھوڑی دیر کے لیے توجہ فرمائی اور پھر فرمایا کہ تمہارا منصب ہزاری تک نظر آتا ہے۔ وہ اٹھے اور آداب بجا لائے۔ اس وقت ان کا کوئی عہدہ نہ تھا یہکس تھوڑے ہی عرصے میں منصب ہزاری مل گیا اور اسی منصب پر قائم رہے۔

دور کعٹ میں اکیس پارہ قرآن پڑھنا

ایک حافظ نے بیان کیا کہ میں نے بہت چھوٹی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ پھر ایک دفعہ اللہ آباد کا سفر درپیش ہوا تو قرآن مجید کی تلاوت میں کمی آگئی اور میرے حافظہ میں خلیل پیدا ہو گیا اور چند سال اسی طرح گزر گئے۔ ایک عرصے کے بعد میں اپنے والدین سرہند شریف آیا تو اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور انی اپنے خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سے رخصت ہو کر پہنچے تھے اور اپنے دروازے کے سامنے نئی مسجد بنوائی تھی اور وہ رمضان کا مہینہ تھا۔ میں جب آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا، حافظ صاحب

تزادی میں آپ ہم کو قرآن سنایتے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا حافظہ کچھ بھول گیا ہے۔ آپ نے فرمایا، نہیں سنایتے۔ میں نے دو تین مرتبہ اسی طرح عرض کیا لیکن آپ نے وہی جواب دیا۔ مجبور آپ کے حکم کی تعمیل میں شروع کیا اور آپ کی برکت سے میں نے دور کعتوں میں اکیس پارے پڑھئے۔ صرف ناظر کے ہیچھے آپ بھی کھڑے رہے اور کوئی دوسرا کھڑا نہ رہا۔ پھر میں نے دوسری بکت میں قرآن ختم کر دیا اور بہت کم ہو واقع بوا اور یہ بات خالص آپ کے تصرف کی وجہ سے ہوئی دردناک میں قرآن مجید کا کچھ حصہ بھول چکا ہتا۔

پائی میں بیٹھنے سے صحیباں کا حصول

حضرت محمد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کا ایک عقیدت مرید حافظ قرآن جو ہمیشہ تزادی میں قرآن مجید سنایا کرتا تھا نے بیان کیا کہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی ایک دن سیر کے لیے نکلے اور پہلے قصبه مسکان تشریف لے گئے۔ پھر وہاں سے حضرة شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے قصبة کیتھل تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے واپسی پر اجرا اور آئے اور شیخ احمد اجرا اوری رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے ان کے گنبد میں تشریف لائے۔ میں چونکہ تمام راستہ میں آپ کی رکاب میں دوڑتا ہوا آیا تھا اس لیے میرے اعضاً گرم ہو گئے تھے اور میں پہنچنے میں ترہ گیا تھا اور ہوا بھی خشک تھی۔ پیاس کا شدید غائبہ تھا۔ میں نے آبِ خنک طلب کیا اور جام نوش کیا۔ اس پانی کے پیتے ہی

میر احوال مجید سے کچھ بیو گیا، میرے ہمراۓ کارنگ زر وہ بیو گیا اور دل کمزور ہو گیا اور جان پر بن گئی۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گریا میری روح پاؤں کی طرف سے نکل کر میرے نیتے تک پہنچ گئی ہے۔ لوگ میرے گرد جمع ہو گئے اور میری حالت مایوس کن ہو گئی۔ اتنے میں حضرت گنبد سے باہر آئے اور مجھ سے فرمایا تھا کہ کیا حال ہے؟ میں عرض کیا کہ چونکہ میں گرمی میں آیا تھا مجھ پرہ پیاس غالب ہو گئی تھی، اس لیے میں نے پانی پی لیا، تو میرے دل میں شعف پیدا ہو گیا اور گویا اب جان نکل رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

”ان کو ہماری پالی میں بٹھا دو۔“

اور آپ خود گھوڑے پر سوار ہو گئے اور احباب سے فرمایا کہ:

”ان کی جان نکلنے کو تھی، میں نے ان کو اپنی شہادت میں لے لیا ہے اور وہ اب بجلد ہی صحت یا بہر جائیں گے۔“

ابھی تھوڑا ہی راستہ طے ہو اتا کہ میں نے اپنے اندر قوت اور صحت پانی پہنچا پھر میں پالی سے اٹر گیا اور آپ کی رکاب میں نہ لے چل کر منزل تک پہنچا۔

خواہب میں صحت کی خوشخبری دینا

حضرت محمد واللہ تعالیٰ قطب رہبانی شیخ سرہندی کا ایک عقیدت ہے جس کا نام محمد تراپ رہتا ہے بیان کیا کہ میرا بھائی سخت بیمار تھا۔ ایسا کہ لوگوں کو اس نکل نہیں کی امید نہ رہی، بکھر اس کے لیے کافی بھی آگیا۔ اسی اثناء

میں اُس نے آپ کی خدمت میں ایک گاتے اور دس روپے بطور ہر یہ بھیجے۔ سچ کے وقت اُس نے خواب میں دیکھا کہ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے کھٹا کر دیا چھر فرمایا کہ :

”تم صحت یا بہو جاؤ گے مجبراً نے کی ضرورت نہیں“

وہ خواب سے بیدار ہو اور اپنے اندر بڑی طاقت محسوس کی اور کھٹا ہو گیا، چھر کھنے لگا کہ میں بھوکا ہوں۔ جو لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے کہا کہ یہ بکواس کر رہا ہے۔ وہ کھنے لگایا یہ بکواس نہیں ہے۔ بچراں نے خواب میں حضرت محمد الف ثانی قدس سرہ النور افی کا واقعہ بیان کیا اور اپنی صحت کی بشارت کا ذکر کیا۔ اور تمام بیماری کے اثرات ختم ہو گئے۔

علامہ میرک کے شبہات کا ازالہ

ایک شخص میرک نامی جو شاہ بجمان کا اُستاد اور بادشاہ کے مقر بین میں سے تھا، بیان کرتا ہے کہ مجھے حضرت محمد الف پانی قدس سرہ النور افی سے خاصاً بخض تھا اس لیے کہ میں نے بعض حضرات سے سُنا ہوا تھا کہ آپ نے کہیں لکھا ہے کہ میرا مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہے اُسی زمانہ میں میں ہندوستان آیا اور میں سرہنہ میں ملٹھرا۔ اتفاق نہ ہزف ملاقات میرے ایک قدیم دوست سے ہوئی جو پہلے بالکل آزاد طبیعت کا تھا اور صلاح و تقویٰ سے کوئی تعاون نہ کرتا تھا۔ لیکن اب شریعت اور تقدیمی کے لباس میں آرائستہ ہے اور خدا طلبی اور حقی پرستی اس کی پیشانی سے

پسکتی ہے۔ میں نے اس سے اس کا سبب پوچھا اس نے بتایا کہ میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النور افی کا مرید ہو گیا ہوں اور ان کی خدمت میں حاضری نصیب ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی صحبت کی برکت سے یہ دولت مجھے عطا فرمائی ہے میں نے کہا انہوں نے تو ایسی ایسی بات لکھی ہے ان کی صحبت میں کیا اثر ہو گا؟ اس نے کہا، خبردار اہزادہ ہار خبردار۔ بے سمجھے ہوئے انکار ملت کر دے۔ وہ تو اس وقت قطب مدار میں۔ اگر تم آپ کو دیکھو اور آپ کی صحبت میں بیٹھو تو تمھیں خود ہی حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ مجھے چونکہ آپ سے سخت کددورت تھی اس لیے میں نے کہا کہ میں تو آپ کو نہیں دیکھ سکتا۔ وہ بہت زیادہ اصرار کرنے لگا کہ ضرور دیکھو اور اپنے تصوراتِ فاسدہ سے بازہ آجائو۔ سچھر تو میں نے کہا کہ اچھا اگر میری تین باتوں کا جواب دے دیں گے تو میں ان کا عقیدت مند بن جاؤں گا۔

۱۔ پہلی بات تو یہ وہ خود ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کر کر میں اور میرے دل سے انکار کی کددورت کو دور کر دیں۔

۲۔ دوسری بات یہ کہ میرے آبا اور اجداد کا ذکر جھپٹیریں اور ان کے کچھ حالات پر روشنی ڈالیں۔

۳۔ تیسرا بات یہ کہ خواجہ خاوند محمود کے احوال بیان کر دیں۔

بالآخر میں اپنے اس دوست کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور افی کی خدمت میں حاضر ہوں۔ جو نہی میں نے ان کو دوست سے دیکھا تو میرے تمام اعضا میں رعشہ طاری ہو گیا اور دل ہمیت ہو ہو ہرگز گیا بلکہ اپنے کاپنے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا۔ آپ نے پاس بیٹھے کی اجازت دے دی۔ میرے بیٹھتے ہی

آپ نے تیکے کے پنجھے سے ایک سحرپر نکالی اور مجھے دی۔ وہ دہی کتوب تھا جس سے لوگوں نے یہ بددگمانی پیدا کر لی تھی کہ گویا آپ نے خود کو حضرت ابو بکر صدیقی رضی اللہ عنہ سے افضل کہا ہے۔ آپ نے یہ ایسی بات واضح فرمائی کہ میرے ذہن سے تمام شکوک و شبہات دور ہو گئے۔ پھر فرمایا،

”اے مولانا میر کی۔ تمہارے والد کا نام یہ تھا۔ تمہارے دادا کا نام یہ تھا اور تمہارے پردادے ابیے تھے۔“

ہر ایک کا نام اور اُن کے حالات بیان فرمادیتے۔ حالانکہ میر اُن سے کہیں دُور کا بھی تعارف نہیں تھا، اس کے بعد آپ اُس طبقے اور چاہا کہ مجھے خصست کر دیں بھیرے دل میں یہ خیال گزرا کہ آپ نے تیسری بات کی بھی وساحت فرمادی۔ آپ نے پاٹ کر میر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ خواجہ خاوند محمود ہمارے پیروزے میں اور روحانیت کے بادشاہ ہیں۔ شیخ میر کی کہ: یہ کہ یہ سب کچھ میں ایک ہی محفل میں پایا اور میرے دل کی کدورت باقی نہ رہی۔ دل ساف آئیہ کی مانند ہو گیا۔

ظالم حاکم اور اٹھارہ سال قید کی سزا

حضرت مجدد الف ثانی قطب رہانی شیخ سرہنڈی قدس سرہ المنور انی کے ایک عقیدت مнд نے بیان کیا کہ یہ انبالہ کارہائشی تھا اور انبالہ کے حاکم نے میری زمین جس سے میں روزی کماٹا تھا ضبط کر دی۔ ایک دن میں نے بارگاہ مجہد دریت میں اس ظالم حاکم کا ذکر کیا کہ اس نے میرے ساتھ ایسا ظلم کیا ہے اور مجھے اس سے اور بھی نہ شانتے ہیں حضرت مجدد الف ثانی قطب رہانی قدس سرہ المنور انی نے کچھ دیر مرافقہ کر کے فرمایا:

”ایسا کبھی نہیں ہو گا بلکہ حاکم ذیل و خوار ہو گا۔“

دوسری فصل کے موقع پر اس زمین کے مصوول کے لیے رقم حاصل کرنے کی کوشش ہو رہی تھی کہ اپنا نک یہ حاکم لازمت میں مغلب ہو گیا اور اٹھارہ سال کے لیے قید میں ڈالا گیا۔ پھر وہ رقم دوسرے حاکم نے نہ طلب کی اور زمین کی بھالی بھی ہو گئی۔

شیخ نزل کا ہماری غار میں گرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ نصرہندی قدس سرہ النورانی نے ایک دن اتفاق سے فرمایا کہ،

”شیخ نزل ایک خطرناک مقام پر ایک گڑھے کے اندر گرے ہوئے ہیں اور وہاں سے باہر نکلنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار ہے ہیں۔“

چند دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ شیخ نزل سرہند کی بعض ہماریوں میں سیر کے لیے گئے تھے کہ اتفاقاً ایک غار کے کنارے آن کے پاؤں میں لغزش ہوئی اور وہ غار میں گر گئے۔ چنانچہ اس غار میں سے باہر آنا مشکل ہو گیا لہذا ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں تاکہ باہر آ جائیں۔ اتنے میں ایک دہقان نے دور سے دیکھ بیا اور اس نے لوگوں کو خبر دی۔ پھر وہ لوگ اس غار پر پہنچ گئے اور شیخ نزل کوستی سے باہر کھینچ لیا۔ شیخ نزل باکمال درویش، نیک، متفقی، پرہیزگار اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے خلیفہ بھی تھے۔

تختہ غسل پر حضرت مجدد کا تبسم فرمانا

حضرت علامہ بدر الدین سرہندی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے وصال مبارک کو بیان کرتے ہوتے ہیں کہ :

”جب حضرت قطب ربانی مجدد الف ثانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے وصال شریف کے بعد آپ کے بھتیجے شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ غسل دے رہے تھے اور میں ساتھ پانی دے رہا تھا۔ میں نے آپ کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور پھر اپنی آنکھوں پر ملا۔ جس وقت لوگوں نے چاہا کہ غسل کے لیے آپ کے کپڑے اٹا ریں اور آپ کے اوپر سے بالا پوش کو اٹھا میں تو میں نے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھ ناف پر بامدھے ہیں اور داہنے کا انگوٹھا چینگلکیا کے ساتھ حلقة کیے ہے جیسا کہ نماز میں کمچھ لوگ کرتے ہیں حالانکہ بوقتِ وصال آپ کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیتے گئے تھے جیسا کہ رواج ہے۔ حاضرین نے اس حالت کو دیکھا اور ہاتھوں کو کشادہ کر دیا مگر وہ پھر اسی حالت میں ہو گئے۔ جب لوگوں نے آپ کی حالت کو سمجھ دیا تو پھر اسی حالت پر چھوڑ دیا۔ لوگ کفن و فن میں مشغول ہو گئے اور جب غسل کے لیے کپڑے اٹا رہے گئے اور دستار مبارک کو سر سے ہٹایا گیا اور تختہ غسل پر لٹایا گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ تبسم فرمائے ہیں جیسا کہ ظاہری حیاتی میں آپ کا محوال تھا۔ اور جب تک آپ تختہ غسل پر رہے تبسم فرماتے ہے۔ حاضرین متعجب ہوتے۔ اس کے بعد آپ کو دضو کرایا گیا اور ہاتھوں کو پھر کشادہ کیا گیا اور آپ کو باہیں ہپلو اٹھا دیا گیا۔

انتے میں آپ نے پھر سیدھا ہاتھ اٹھے ہاتھ پر باندھ لیا۔ ہاتھوں کو پھر کشادہ کر کے تختہ پر لایا گیا اور تمام حاضرین نے دیکھا کہ سیدھا ہاتھ سیدھی طرف سے اور آٹھ ہاتھ اٹھی طرف سے دھیرے دھیرے چل کر ایک دوسرے سے مل گئے اور یہ ہاتھ نے اٹھے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ چنانچہ سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور چہنگا لیا نے اٹھے ہاتھ کے پہنچے کو حلقة کر لیا۔ حاضرین آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر نہایت منتعجب ہوتے۔

بعد از وصال ملاقات ہونا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ میرا بیٹا بیماری میں بنتا ہو گیا اور بیماری میں ہی اُسے ڈرائف اشکال نظر آنے لگیں۔ وہ ہر وقت خوفزدہ رہتا۔ میں نے بیٹے کے کھاۓ بیٹے تو نے چھوٹی عمر میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کو دیکھا تھا کیا تجھے حضور کا حلیہ یاد ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کی دار ڈھنی مبارک اور موخصیں مجھے یاد ہیں۔ باپ نے کہا بس تو یہ ہی ذہن نشین کر لے پھر شیطانی و سادوس سے تو محفوظ رہے گا اور آپ کی صورت مبارکہ کی ذہن نشینی کے صدقہ میں تجھے صحیبی ہو جائے گی۔ اُس نے حضور کے حلیہ مبارک کو ذہن نشین رکھا۔ ماگاہ اُسے استغراق ہو گیا۔ افاقت کے بعد اُس نے بتایا کہ میں نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کو دیکھا۔ کہ آپ نے فرمایا، ”ہم خدا سے واصل ہیں اور ہم جنت ہیں آگئے ہیں۔ پہلے ہم

نے دایاں قدم جنت میں رکھا اور اللہ تعالیٰ کے قدم پکڑ لیے۔
میں نے عرض کیا:
”حضرت مجھے خدا سے ملاد یجھے۔ میں بھی اللہ تعالیٰ کے قدم پکڑ
لوں۔“

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:
”ابھی تھارا اور تھارے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے۔“
جب وہ رُط کا خواب سے بیدار ہو تو پوری صحت حاصل کر چکا تھا کیسی
قسم کا کوئی ضعف نہیں تھا۔ تمام شیطانی وساوس سے چپکا را ہو چکا تھا۔

بعد از وفات مسجد میں نماز ادا کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے
وصال شریف کے چند روز بعد آپ کے ایک عینیت مند نے بیان کیا کہ:
”آج ظہر کی نماز کے وقت حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ
سرہندی قدس سرہ النورانی کی مسجد میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔
مودودی نے اقامت کی اور لوگ جماعت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں
امام کے پیچھے کھڑا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے پہلو
میں حضرت مجدد قدس سرہ تشریف فراہیں اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑا
کر متصل کھڑا کر دیا تاکہ درمیان میں فاصلہ نہ رہے۔ نماز کے
آخر تک میں آپ کو دیکھتا رہا۔ جب سلام پھیر ا تو آپ کو غائب بیا۔“

بوقت وصال آسمان کا گرہ یہ کرنا

جس روز حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے وصال شریف فرمایا آسمان کے تمام اطراف میں بہت زیادہ سرخی پھیلی ہوئی تھی کہتے ہیں کہ آسمان کی سرخی اس کا گرہ یہ دزاری ہے کہ جو اولیاء راشد کے لیے ہوتی ہے۔

قلعہ کو ایمار سے رہائی کی خوشخبری سنانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے عقیدتمندوں میں سے ایک عقیدتمند نے بیان کیا کہ جب آپ کو قلعہ کو ایمار میں بنند کیا گیا تو میں آپ کی خدمت پر معمور رہتا۔ ایک درویش کا قریب سے گزر ہوا تو نہایت تعجب سے آپ کو کہلا بھیجا کہ اس جگہ سے آپ کو رہائی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس آزاد کا بدب رہاضنی لوگ میں اور اس قلعہ پر انہی کا تسلط ہے اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر وہ لوگ قلعہ سے اُدپر سے پھینک دیں تو انہیں کون روک سکتا ہے۔ حضرت مجدد قدس سرہ العزیز نے اُس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں جلدی رہا ہو جاؤں گا۔ کیونکہ بعض لوگ جن کا حصہ میرے پاس ہے انہیں حصہ پہنچانا بھی باقی ہے اور یہ کام میری رہائی پر ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ جلدی رہا ہو گئے۔

وصال شریف کی خبر اشاروں میں دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے ایک دن لپنے

ایک عقیدت منہ امیر تو کسی حاجت مند کی سفارش میں مکتب لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ،

”چونکہ اس شہر میں ہر سال دب آتی ہے معلوم نہیں کہ اس سال میری زندگی وفا کرتی ہے یا نہیں۔ امید ہے کہ تم بہتر ہو گے“

اسی طرح آپ نے بات پر شیدہ رکھتے ہوئے اپنے انتقال کی خبر کر دی۔ سچھراں سال آپ کا وصال ہو گیا۔

مراقبہ میں تشریف لاکر حالات سے آگاہ کرنا

حضرت محمد الف ثانی قدس سرہ النور انی کے ایک عقیدت مندیہ کا بیان ہے کہ میں اجتنی میں تھا اور سو داگروں کی ایک جماعت میری ہمسائی تھی۔ ان میں سے ایک شخص جان محمد جاں ذہری تھا جو مجدد سے عقیدت رکھتا تھا۔ اتفاقاً تھا ایک دن خبر ملی کہ آپ کو باڈشاہ نے نظر بند کر کے گواہیار بھیج دیا ہے۔ میں یہ سن کر بہت پریشان ہوا۔ دیکھا کہ جان محمد میرے پاس آیا اور مجھے پریشان دیکھو کر پڑھا۔ میں نے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ اس نے کہا کہ میں بھی انہی سے عقیدت رکھتا ہوں اور میں انہی سے تحقیق کروں گا۔ وہ گیا اور آپ کی طرف متوجہ ہوا۔ قیلوار کیا۔ حضرت محمد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النور انی مراقبہ میں تشریف لے آئے اور فرمایا یہ خبر صحیح ہے بعض مقامات سلوك جلالی تربیت پر موقوف ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ان کا حصول ممکن نہ تھا۔ دوستوں سے کہہ دو کہ اس معاملے میں خاطر جمع رکھیں کہ اس معاملے کا راز یہی ہے۔

مرض طاعون سے نجات پانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے زمانہ میں ایک دفعہ مرض طاعون کا غلبہ ہوا، اور ایک شخص کے متعلق لوگوں نے ہرے حالات دیکھئے تو آپ کی خدمت میں عرض کر دیتے۔ آپ نے ان حالات کو مد نظر کھتے ہوتے فرمایا کہ حصین حصین کا ختم کیا جائے۔ اُس شخص نے یہ ختم کیا اور عرض کیا۔ آپ نے فاتحہ پڑھی اور پڑھنے کے بعد اُن سے فرمایا کہ اس فاتحہ کے پڑھتے وقت میں نے تھا کہ سگروں ایک قلعہ دیکھا کہ قائم کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس قلعہ کی بعض دیواریں صحیح نہیں ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ختم کے پڑھنے میں کوئی نقص واقع ہوا ہے اس شخص نے عرض کیا کہ جی یاں۔ حصین حصین کا وہ نسخہ بہت بد خط تھا بعض مقامات پڑھنے نہیں سکتے اور غلط بھی تھا۔ وہ شخص چلا گیا اور دوبارہ ختم پڑھا اور پھر آکر عرض کیا۔ اب آپ نے فرمایا کہ یہ درست ہوا اور پہلا ختم ایک دوسرے شخص کے لیے منتقل ہو گیا جو اس کے لیے بہتر ثابت ہوا۔ یعنی وہ شخص سخت مرض طاعون میں بنتلا تھا کہ اظہار بھی اس بیماری سے ماپوس ہو چکے تھے اور وہ اب صحیب اب ہو گیا اور وہ پہلا شخص بھی تسلی درست ہو گیا۔

سلام کی اپتھاء کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے عقیدت مند نے بیان کیا کہ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ ہر چورٹے بڑے کو پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ ایک

دن میرے دل میں خیال آیا کہ آج میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں چلتا ہوں اور اپنا نک پہنچ کر پہلے سلام کروں گا۔ چنانچہ اس ارادے سے میں آپ کی خدمت میں روانہ ہوا اور آپ کے جماعت خانے کے قریب پہنچ گیا تھا کہ اگر دو تین قدم آگے ٹڑھتا تو بالکل آپ کے سامنے پہنچ جاتا لیکن آپ نے مجھے دیکھا بھی نہ تھا اور نہ ہی میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ جماعت خانے کے اندر سے آپ نے آواز دی کہ اے فلاں السلام علیکم۔ ناچار میں نے قدم ٹڑھایا اور خود کو آپ کے سامنے پیش کر کے علیکم السلام عرض کیا اور آپ سے اپنے ارادے کا ذکر بھی کیا۔ وہ یہ کہ میں سلام کی ابتداء کرنے پا ہتا تھا۔ آپ نے یہ سن کر تمہیرم فرمایا۔

دو جسم ایک روپ

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کا ایک عقیدت مندرجہ یاں کرتا ہے کہ آپ نے ایک روز شام سے پہلے فرمایا کہ میں ایک کام تم سے کہتا ہوں، تم کر دے گے؟ میں نے کہا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کیوں نہ کروں گا۔ پھر آپ نے مجھے ایک آخر دٹ میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ باعث حفظ رخصہ میں چند درویش مٹھرے ہوئے ہیں، ان کے پاس جاؤ۔ ان میں ایک فقیر ان سے الگ بیٹھا ہوا ہے۔ چیچک رو ہے۔ اس کے پاس جاؤ اور میری طرف سے سلام دعا کرو اور یہ آخر دٹ اس کو دے دو اور اس کو بذکر میرے پاس لاؤ۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہاں پہنچا۔ دیکھا کہ قلندروں کی ایک جماعت بھی ہے اور ایک چیچک رو فقیر تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہے۔ جو نہیں اس نے مجھے

و کیجا کہنے لگا، کیا تم کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا بھی ہاں۔ پھر میں نے وہ آخر وٹ اس کو دیا اور حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی طرف سے دعا اور سلام بھی کہا۔ اس نے کہا کہ ہم کو بلوایا ہے اور خود تشریف نہیں لاتے۔ پھر وہ اٹھا اور میرے ساتھ روانہ ہو گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی محراب میں بیٹھے ہوتے تھے، وہ دوسری طرف آکر بیٹھ گیا۔ اسی اثناء میں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ قہوہ لاو۔ میں اس طرف کو روڑتا ہوا گیا جہاں قہوہ تیار ہو رہا تھا۔ میں وہاں پہنچا اور قہوہ کا پیالہ لے کر آپ کی خدمت میں لایا۔ آپ نے فرمایا مُنہیں پیش کرو۔ جب میں نے اُن کی طرف رُخ کیا تو دیکھا کہ وہ فقیر بھی حضرت مجدد الف ثانی ہی تھے۔ فقیر نے کہا کہ یہ انہی کی طرف لے جاؤ۔ پھر جب میں نے اُن کی طرف رُخ کیا تو وہاں بھی آپ ہی تھے۔

نبیت قادریہ کا عطا کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت عالیہ میں ایک دن ایک طالب نے نبیت قادریہ کے لیے التحاکی۔ آپ نے اس سلسلہ عالیہ کا طریقہ انھیں تفوصیں فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اکثر صحبت میں حاضر ہوا کرو۔ آپ نے اس شخص کی خاطر خود کو بھی دو تین روز تک نبیت قادریہ میں رکھا اور اس کی برکتیں اس پر تفوصیں فرمائیں اور وہ لوگ جو آپ سے انوارِ نقشبندیہ کا اقتباس کیا کرتے تھے۔ اُن دونوں خود کو معطل اور بے کار پار ہے تھے اور اپنے معاملے میں انتباش دیکھ رہے تھے اور اصل حقیقت سے واقف نہ تھے۔ مجبوراً اُنھوں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ

مسکرائے اور فرمایا۔ ہاں دو تین دن سے میں نے خود کو آپ سے الگ کر کے نبیت قادریہ کی تحصیل کے لیے فلاں طالب کی طرف متوجہ ہوں۔ اسی لیے تھاری نبیت میں انقباض ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ ان لوگوں کے حال پر متوجہ ہوئے اور ایامِ گزشتہ کی تلافی فرمادی اور وہ فیوض درکات چوپلوں میں بلکہ سالوں میں بھی ان کو حاصل نہ ہوتے وہ ان دونوں حاصل ہو گئے۔

حضرۃ غوث الاعظم قطب تارا میں

کسی عقیدتمند درویش نے ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی سے ایک درویش جان محمد جو جالندھر کا رہنے والا تھا اس کے حالات دریافت کیے تو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ یہ شخص جالندھر کا رہنے والا ہے اور جان محمد اس کا نام ہے اور فلاں اس کے باپ کا نام ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کا باپ میر ہے جانتے والا تھا۔ اس کو آپ نے کس سلسلہ میں بیعت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آپ نے فرمایا کہ سلسلہ قادریہ میں۔ اس نے کہا کہ میں سفارش کرتا ہوں کہ اس کو حضور غوث الشعیلین سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں پہنچا دیجئے۔ اتنے میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی اُبھٹے اور آفتاب پر، نیز چند ڈھیلے مجھ سے منگوائے۔ میں لایا۔ آپ بیت الحمار تشریف لے گئے جب وہاں سے نکلے تو فرمایا جان محمد! تم قطب تارا جانتے ہو؟ دیکھو یہی ہے یا اور ہے قطب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اچھی طرح دیکھو۔ میں نے

ویکھا کہ قطب تارے کے اندر سے ایک بزرگ سیاہ خرقہ پہنچنے ہوئے باہر آئے اور تیر کی طرح تیزی سے ایک لمبے میں اسی طرح پہنچ گئے۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ ان کو آداب بجا لاؤ۔ یہ حضرت عوْثُ الْاعظَم میں ہے۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں میں آداب بجا لایا۔ اس کے بعد حضرت عوْثُ الْاعظَم رضی اللہ عنہ رخصت ہو گئے اور پھر اسی قطب تارے کی طرف متوجہ ہو کر اسی تارے کے اندر غائب ہو گئے۔ جب آپ وضو کر کے مسجد تشریف لے گئے تو اس درویش سے آپ نے پوچھا کہ تم نے حضرت عوْثُ الْاعظَم کی زیارت کی تو اس نے عرض کیا جی ہاں میں نے زیارت کی۔

ولایت ابراہیمی کا حصول

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے ایک عقیدت مند کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ تم اور فلاں شخص دونوں کو ولایت ابراہیمی حاصل ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ آپ کافر مارنا بالکل ہی کافی ہے لیکن اگر مجھے بھی اس بات کا علم ہو جائے تو بہتر ہو گا۔ اسی رات میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت شان و شوکت کے ساتھ دیکھا اور وہاں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ بھی موجود تھے اور میں اور وہ دوسرا شخص جس کو ولایت البریمی حاصل تھی دونوں کھڑے تھے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں میں طال دیا۔ ہم دونوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قدم بوسی کی اور پھر ہم اپنی جگہ پر قائم ہو گئے۔

پان کھانا اور احوال کا سلب ہو جاتا

ایک یتیم صاحب نے ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے ایک مجذوب مریدہ جس کا نام جان محمد تھا جو اپنے حال میں بست بنا کے کہا کہ جان محمد تم ایسے امور کے مشاہدے کے باوجود پھر سو داگری میں کیوں پڑ گئے۔ جان محمد نے کہا یہ عجیب قصہ ہے جو میں بیان کیے دیتا ہوں وہ یہ کہ: میرے اقراب احمد حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہو کر التماس کرنے لگے کہ جان محمد تھیں دے دیں تاکہ ہم اس کی شادی کریں آپ نے فرمایا جاؤ اور شادی کرو۔ لیکن میں نہیں گیا، تو وہ رشته دار سپھر آئے۔ غرض کہ وہ رشته ہمیشہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے آٹے آتے رہے اور آپ مجھے اکثر فرمایا کرتے تھے لیکن میں نہیں گیا۔ بالآخر ان رشته داروں کی وجہ سے آپ تنگ آگئے۔ ایک دن آپ پان کھا رہے تھے کہ آپ نے اپنے دہن مبارک سے تھوڑا سا پان مجھے نکال کر دیا اس پان کھلنے کی دیر تھی کہ میرا حال سلب ہو گیا۔ اس سے پہلے میری حاتمتانہ تھی اور اب پکا دنیا دار بن گیا ہوں۔ سپھر میں نے اُن رشته داروں کی رفاقت اختیار کی اور میری شادی ہو گئی اور سپھر میں نے پیشہ تجارت اختیار کر لیا۔ لیکن آپ سے محبت ولیسی ہی بے جیسے پہلے تھی۔ جب کبھی توجہ کرتا ہوں تو آپ کی زیارت سے مشرف ہو جاتا ہوں۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

نکاہِ مریم مون سے بدل جائی میں تقدیر میں

حالتِ کفر سے اسلام کی شرفیاپی

ایک دن حضرت مجدد الف ثانی قطب نویانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی تنهائی میں بیٹھے ہوتے تھے اور نو مسلم عبد الرحمن نامی بھی خدمت میں حاضر تھا آپ نے عبد الرحمن سے فرمایا:

”ماںگو کیا چاہتے ہو جو چاہو گے وہی دیا جائے گا۔“

عبد الرحمن نے آپ کی خدمت میں عرض کیا:

”حضرت میرا بھائی اور میری والدہ حالتِ کفر میں بہت سخت ہیں۔

میں نے بہت کوشش کی مگر انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ آپ

توجه فرمائیں کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔“

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:

”اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہئے؟“

عبد الرحمن نے عرض کیا:

”حضرت آپ کی توجہ سے سب بھلائی مجھے مل جائے گی لیکن ابھی صرف

یہی آرزو ہے کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔“

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:

”بہت جلد وہ اسلام قبول کر لیں گے۔“

آپ نے ارشاد کے بعد تیسرا دن اس کے بھائی اور والدہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔





قبل از ولادت

حضرت شیر بابی قطب بین دانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کی خبر آپ کے چیر و مرشد حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بذریعہ کشف آپ کی ولادت سے قبل ہی دے دی تھی کہ یہاں ایک مرد کامل پیدا ہو گا جو پرے پنجاب کو ولایت سے روشن کر دے گا اور جو چراغ اس روشن چراغ کے قریب بھی آئے گا وہ بھی اس روشن چراغ سے منور ہو جائے گا۔

”خریزہ کرم“ میں مندرج ہے کہ آپ کی ولادت با سعادت سے پہلے ایک دن کامل روشن ضمیر بزگ آپ کے مبارک شہرجس کا نام

شرق پور شریف ہے تشریف لاتے تو آپ کے محلہ کا چکر لگاتے رہتے
 اور لمبے سانس لیتے رہتے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی خوبی
 کا پتہ کر رہا ہو۔ اس دلی کامل مجدد سے اس بات کے متعلق پوچھا
 گیا کہ حضرت آپ کا اس سرز میں میں اس طرح چلنا اور لمبے سانس
 لینا اور بار بار زمین کا سرگھننا، میں کیا حکمت ہے، تو آپ نے فرمایا
 کہ اس محلہ میں میاں عزیز الدین کے گھر ایک بچہ پیدا ہونے والا
 ہے جو مردِ کامل ہو گا اور اس کے فیض سے دو رو زدیک کے
 لوگ فیضیاب ہوں گے، سید غلام رسول شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ
 میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فیض
 سے فیضیب نہیں اور اغثی یا رسول اللہ اور اغثی یا غوث الاعظم
 کے درد سے مستغنی نہیں۔

بو قوت والادت

حضرت شیر بانی قطب بزرگی دانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باساعت
 ۱۸۹۵ھ مطابق ۱۸۷۲ء کو شرق پور شریف ضلع شیخو پورہ میں ہوئی
 آپ کے والد ماجدہ کھانام نامی اسم گرامی میاں عزیز الدین تھا۔ جو
 نہایت صالح، عابد و زادہ تھے۔

حضرت شیر بانی قطب بزرگی کی ولادت باسعادت کے چھ
 سال ترہ بعد آپ کا اسم گرامی شیر محمد رکھا گیا۔ آپ کے
 جد امجد حضرت مولانا غلام رسول صاحب نے آپ کو زبان چوپائی۔
 ایک روز ابتدی یہ بھی ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت سے قبل

آپ کی والدہ ماجدہ نے دیگر عورتوں کے سہراہ قصور میں ایک بزرگ کی خانقاہ میں نمازِ نفل ادا کی۔ اس خانقاہ سے آپ کی والدہ ماجدہ کو اس پچے کی ولادت کی طرف اشارہ ہوا اور ساتھ ہی یہ بھی سنا گیا کہ اس پچے کا نام شیر محمد رکھنا اس لیے کہ یہ عالمِ ولایت میں شیر کی مانند ہو گا جس سے لوگ فیضِ یاب ہوں گے۔

بچپن مبارک

حضرت شیر ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن میں ہی نہایت صاف سحرے اور پاکیزہ ماحول کے مالک تھے۔ عام بچوں کی طرح کھیل کر دیگر غیرہ میں حصہ نہ لیتے تھے۔ تین چار سال میں آپ نے قرآن مجید اور دیگر کتبِ اسلامیہ پڑھ لیں۔ آپ جب بھی کبھی بچوں کے ساتھ بیٹھتے تو فرماتے کہ ”هم اپنا کھیل کھیلیں گے“ اور گھر آ کر اسکم ذات لکھنا شروع کر دیتے اور تمام دن رات اسی میں گزار دیتے۔

حضرت شیر ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھوڑوں کے شاہ سوار بھی تھے جب گھوڑہ پر بلیٹھ کر کنوئیں سے گھر آتے تو راستے میں مسافر تھکے ماندے بُڑھوں کو گھوڑہ پر سوار کر لاتے۔ جب مدرسہ میں زیرِ تعلیم تھے تو دوزانو ہی بیٹھتے اور دوسروے رٹ کے آپ کی نقل کر کے بہت خوش ہوتے اور آپ کے با ادب بیٹھنے، چلنے پھرنے پر رشک کرتے۔ لڑکپن میں بھی

کسی غیر محرم کی طرف التفات نہ کیا بلکہ اپنے عزیز بزر و اقارب کو بھی کہنبوں تک کپڑا پہننے سے منع فرماتے۔ بہان تک کہ اپنی نافی اور دادی صاحبہ کو بھی ایسا لباس پہننے سے منع فرماتے جس میں حیاداری نہ ہو۔ ہمیشہ اچھے عمل کی دعوت دیتے ہیں محت پھوٹے ٹڑے آپ کی دعوت کو دل و جان سے قبول کرتے اس لیے کہ آپ کے چہرہ انور پر ہر وقت ولایت کے آثار نمایاں رہتے تھے جو بھی کوئی آپ کو دیکھتا فوراً تماشہ ہو کر رہا راست پر آ جاتا بہان تک کہ مرتبہ ولایت سے نوازا جاتا۔

اویاء اللہ کی پیشگش

حضرت شیر ربانی قطب بزر دانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چپن کا یہ عالم تھا کہ آپ چر دوز صحیح شام مکشرت درود پاک کا اور دیکھا کرتے تھے۔ ہر دوز چھ ہزار بار ذکر نفعی اثبات میں محنت نامہ سے کام لیا۔ حضرت پیر سید سعادت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ججرہ شریف والوں سے جب دست بیعت کی درخواست کی گئی تو آپ نے معدودت سے کام لیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں ان کو مرید کر سکوں۔ آپ خود فرمایا کہ تھے کہ مجھے تمیں سو ساٹھ او لمیاد کرام نے بیعت کی پیش کش کی یہیں میں۔ ان کے سامنے دو باتیں پیش کر تادہ یہ کہ:-

۱۔ مجھے حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی نیارت سے مشرف کیا جائے۔

۴۔ میری طبیعت پانی کی طرح پانی پانی ہو جائے۔

اس مطابے پر وہ خاموش ہو جاتے۔ حضرت پیر بید صادق علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا کہ یہ لڑکا تو اللہ کے ولیوں میں سے ایک ولی اللہ ہو گا جو بہت سوں کو دلیٰ کامل بنادے گا۔

آپ کے نانا جان کا کمال

حضرت شیر رہانی قطب یزدائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا جان جن کا نام نامی اسم گرامی مولوی غلام رسول صاحب تھا۔ وہ بھی اپنے وقت کے بڑے باکمال آدمی تھے۔ ایک اوفیہ شریف شریف میں وبا پڑ گئی۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں آ کر دعا کے لیے درخواست کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ ہر طرف خیریت رہے گی اور فرمایا کہ صرف اس محلہ میں ایک رٹکی مرے گی۔ سو ایسا ہی ہوا کہ جیسے آپ نے فرمایا تھا۔

آپ کا سلسلہ بیعت حضرت بید قطب امام ججہ شاہ مقیم والیں سے تھا جو اپنے وقت کے عظیم اشان بنے گوں میں سے گزرے ہیں جن کے مزار مبارک سے آج بھی ہزاروں لوگ فیض حاصل کرتے ہیں۔ زندگی میں جو بھی آپ کی صحبت میں بیٹھا نور ایمان سے جھوپیاں بھر بھر کر لے گیا۔ یہ دوبار مبارک آج بھی علم و عرفان کا گھوارہ بنتا ہوا ہے۔

شیر محمد لایا ہوں

حضرت شیر بانی قطب بیزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھوڑے کی سواروں کو بہت پسند فرماتے تھے اسی طرح آپ کے مرشدِ حقانی حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی سکھوں کے دور میں گھوڑے سواروں کے ملازم رہے اور بھر ملکہ پولیس میں سخانیدار ہو کر شرقپور شریف میں متین رہے۔ اسی نہایت میں حضرت سیدہ امام علی شاد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر مبارک آپ پر ٹرمی اور کام کر گئی جس پر آپ نے ملازمت وغیرہ چھوڑ دی اور صرف اپنے اللہ سے لگاؤ لگایا۔ اور بھر چند سال اپنے مرشدِ حقانی کے زیر سایہ تربیت حاصل کی بھر خلافت سے سرفراز فرمائ کر کوٹلہ شریف بھیج دیا جہاں ہمیشہ کے یہے چشمہ فیض جاری ہو گیا اور آج بھی وہاں پر لیے ہی انوار و تجلیات کا مرکز ہے جو آتا ہے فیض یاب ہو کر جاتا ہے اسی درگاہ پاک سے شیر بانی جیوں نے فیض یابی حاصل کی۔

حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے قلب مبارک پر ائمہ کریم نے اس بات کو منحصر فرمادیا سقرا کہ شرقپور میں ایک مرد کامل جس کا نام نامی اسم گرامی شیخو محمد پیدا ہو گا اس لیے آپ ہر سال شرقپور شریف تشریف لے جاتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مولا کریم جب مجھے ہے سوال کرے گا کہ تم دنیا سے کیا لائے ہو تو میں عرض کر دیں گا

کہ اے مولا کریم میں دنیا سے شیر محمد لا یا ہوں۔

حُلیہ مبارک

حضرت شیرہ بانی قطب بیز دانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا زگ
گور ازیادہ سفیدی مائل۔ مقناب اعضاء۔ قد مبارک
لبیا۔ چہرہ مبارک مثل بدر نورانی۔ سر مبارک میانہ۔
گردن مبارک بلند۔ آنکھیں مبارک مثل بادام۔ دندان
بارک پاک و صاف سفید کلی کی مانند۔ لبیوں پھر وقت
مجسم کا پھرہ تھا۔ آواز مبارک میں محبت بھرے موئی
بکھرتے تھے۔ جب کلام فرماتے تو دہن مبارک سے
چھول جھوڑتے اپنے نی اپنے سہی غیر بھی قربان ہونے کو
تیار ہوتے۔ آپ کا چہرہ مبارک ولاست کی براہان تھا۔
ویگر آپ کے تاثیر کلام اور درسرے کمالات آپ کے
منصب ولاست پر میں دلیل تھے جو اپنے اور بیگانے
میں امتیاز رہنے ہی نہ دیتی تھی۔ جنھوں نے ظاہر کی
آنکھ سے دیکھا اور جنھوں نے باطن کی آنکھ سے دیکھا
ان سے کوئی پوچھے کہ شیر محمد کیا تھے۔

عاداتِ شریفہ

حضرت شیرہ بانی قطب بیز دانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی
عاداتِ شریفہ میں یہ بات موجز نہ تھی کہ نہ ہی آپ خود بیکار
بیٹھتے اور نہ ہی ملنے والوں کو بیٹھنے دیتے تھے۔ مسجد کا حام

خود بھی ٹبرے شوق سے کرتے اور دوسروں کو کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

سنت کی پیرودی

حضرت شیربانی قطب بزرگ ار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بہر ظاہری
ہاطنی عمل شریعت مصطفوی کے مطابق ہوتا۔ چلنا پھرنا،
امٹننا بیٹھنا، کھانا پینا کسی ایک لمحہ میں بھی سنت مصطفوی
کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ غیر مقلدین بھی آپ کی بزرگ
کے قائل ہیں۔

مسجد میں چراغاں

حضرت شیربانی قطب بزرگ ار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسراج
شریف، شب قدر اور عید میتوں لبھنی کے موقع پر مساجد
میں چراغاں کروا تے اور شیرنی وغیرہ تقسیم فرماتے۔ آپ
کا لذگرہ است وسیع سخا۔ بیواؤں۔ یہیوں کے گھر کھانا بھجوائے
جو بھی ملنے کے لیے آتا اُسے حب ضرورت کپڑا نقدی
اور کسی قسم کی چیز بعطای فرمادیتے۔ آپ کی سخاوت کا
چرچا ہر طرف سخا۔

خلوق خدا سے پیدا

حضرت شیربانی قطب بزرگ ار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت
میں ایک دفعہ مولانا اصغر علی حاضر ہوتے۔ اس وقت آپ

ڈیورٹسی میں کتوں کو روٹیاں کھلائے تھے۔ ایک کتیا لاغز
تھی۔ آپ نے اس کے سامنے روٹی کا ٹکڑا کھا۔ ایک
موٹے تازے کتے نے وہ ٹکڑا اٹھایا۔ آپ نے فرمایا یہ تم کھدا
حصہ نہ خاتم نے کیوں اٹھایا۔ اس کتنے فے نہ صرف وہ ٹکڑا
چھوڑ دیا بلکہ اس کتیا کے آگے رکھ دیا۔

پر وہ فیر ضمیماں الحق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والد
ماجد سخت بیمار پڑ گئے انھوں نے محسوس کیا کہ چراغِ زندگی
گل ہونے والا ہے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر
میاں صاحب کو اطلاع ہو جائے اور وہ پانی دم کر کے دیں
 تو وقتِ نزع میں آسانی ہو جائے یا صحتِ نصیب ہو
جائے مگر رات کا وقتِ تحاذقِ اربع آمد و رفت مدد و تھے
ہمارے ہمانے نیک لوگ تھے انھوں نے وعدہ کیا
کہ جس طرح بھی ہو سکا ہم میاں صاحب کی خدمت میں
اطلاع بھیج دیں گے۔ پھری رات کے قریب کسی نے
دروازہ پر آکر دستک دی۔ دروازہ کھولاتے حضرت
شیر بانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کو موجود پایا۔ ہم
حیرانی و یہ بیانی کے عالم میں ٹوپ گئے کہ آپ کو
کیسے اطلاع ہوئی اور آپ راتوں رات کیسے پہنچ سکتے
شیر بانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ مجھے پہنچانے والے نے
پہنچا دیا۔ آپ نے میرے والد کی پشت پر دستِ شفقت پھیرا اور
دعا بھی فرمائی اور فرمایا کہ اب میں جاتا ہوں۔ سب گھر والوں نے

آپ کی خدمت میں گزارش کی کہ حضور صبح ہجۃ تک آرام
فرماییں صحیح کا نہ شناختے کر کے تشریف لے جائیں۔ آپ نے
فرمایا کہ عجلت میں آیا ہوں والدہ ماجدہ کو اطلاع دے کر
نہیں آیا کہ کہاں اور کس کے لئے جا رہا ہوں۔ جب انھوں
نے مجھے نہ پایا تو حیران ویریشاں ہو جائیں گی اور انشاء اللہ
نمایز فجر شرقیہ میں ہی جا کر ادا کر دیں گا۔ ہم نے امداد کیا حضور
اس بات سے ضرور آگاہ فرماییں کہ آپ کو کس نے اطلاع دی
تو آپ نے فرمایا کہ مولاً اکرم نے جس کے قبضہ قدرت یعنی
تمام عالم کی جان ہے اور تمام عالم کا خالق و مالک ہے جو
اس کا ہو جاتا ہے اُسے وہ کسی چیز سے بے خبر نہیں رہنے
ویسا جس طرح اس کی مرضی ہوتی ہے وہ اس کی مرضی پر راضی
ہوتا ہے۔ آپ کے واپس آنے تک والدہ حمد اللہ صحبت حبیاب
ہو گئے۔

اواؤ

حضرت شیرازی قطب بزرگ اپنی رحمۃ الرحمہ اللہ علیہ کو مولانا تعالیٰ نے
نے دو صاحبزادے عطا فرمائے جو چھوٹی عمر ہی میں دارِ فانی سے
دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ حضرت شیرازی علیہ الرحمہ اپنے
صاحبزادوں کو گود میں لے کر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اے
میرے بچو! اگر تم راہ راست کو اختیار نہ کرنا ہو تو بہتر ہے کہ
جمالت فانی چھوڑ جاؤ۔ مولانا تعالیٰ نے ایک صاحبزادی بھی عطا
فرمائی جو نہایت پرہیزگار عابدہ وزراہد سخنی سب سے بلا کمال

ان میں یہ تھا کہ ننگر کا تمام انتظام خود فرمائیں اور فارغ فقط عورتوں کو احکام شریعت سے آگاہ فرمائیں جس کے کام میں ایک دفعہ آپ کی آواز پہنچ جاتی وہ اللہ والی بن جاتی۔

لڑکے کی خوشخبری

ایک شخص جو آپ کا خادم خاص تھا جس کا نام کرم دین تھا۔ اولاد زینت سے محروم تھا۔ آپ کی خدمت میں بعرض پرداز ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ آپ کو اولاد زینت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ مولاکریم نے اس کو فرزند عطا فرمایا جو کہ سننے اور دیکھنے کی قوت سے محروم تھا۔

ایک دن حضرت شیر بانی قطب بزدانی رحمۃ اللہ علیہ قبرستان میں ایک درخت کے پیچے تشریف فرمائے۔ خادم کرم دین بھی لڑکے سبیلت آپ کی خدمت میں علاز ہوا۔ حضرت شیر بانی علیہ رحمۃ نے لڑکے کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا۔ اے لڑکے تو دیکھنا اور بولنا کیوں نہیں؟ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلنے کی دیرستی کہ مولاکریم نے اس لڑکے کو دیکھنے اور سننے کی طاقت عطا فرمادی۔

خلفاء عظام

حضرت شیر بانی قطب بزدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں کرام کے نام ہانی اور اسماء گرامی یہ ہیں:-

- ۱- حضرت ثانی میال غلام اللہ صاحب شریوری رحمۃ اللہ علیہ
- ۲- حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب کرانی اے رحمۃ اللہ علیہ

- ۱۔ حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب کی بیانوں اے رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر زیر بعل شریف سرگودھا رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۔ حضرت صاحبزادہ سید منظہر قیوم مکان شریف والے رحمۃ اللہ علیہ
- ۴۔ حضرت میاں رحمت علی گھنٹک شریف والے رحمۃ اللہ علیہ
- ۵۔ ابو رضا سید حاکم علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
- ۶۔ حاجی حضرت عبد الرحمن قصوری رحمۃ اللہ علیہ
- ۷۔ الحاج حافظ محمد ابی اسمیم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کرامات شیرربانی

حضرت شیرربانی قطب بین دانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات طاہر
و باطنہ شمارے بامہر میں گمراہیاں رسانے کی طوالت کی وجہ سے چند
ایک کا ذکر کر کیا جاتا ہے :-

مولوی اصغر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک وفعہ مجھ سے تیرتہ
بخار ہو گیا سوچا کہ کسی شخص کو حضرت شیرربانی کی خدمت ہیں بھجوں
تاکہ وہ جا کر کہ میری صحنت کے لیے آپ سے دعا کر دائے اور
پانی دم کر دا کر لائے۔ رات تیرتہ بخار کی وجہ سے بہت خراب گزی
علی الصیحہ دروازہ کھلکھلا یا گیا۔ دروازہ کھولا تو سامنے حضرت
شیرربانی کو پایا۔ آپ اندر تشریف لا کر میری چارہ پانی پر بلیٹھ
گئے اور خیریت دریافت کی سپر چند منٹ بعد واپس جانے
کو کہا اور فرمایا کہ مرضیں کے پاس زیادہ دیر نہیں ڈینا پا ہے۔
وہ زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور والدہ کا بھی یہی فرمان سختا

کہ والپس جلد آجانا اس لیے اب جاتا ہوں۔ مودودی صاحب اُسی وقت تیرزی سے بترے مل چھے اور تمام مکملیف سے صحت بھی مل گئی جیسا کہ بخار آیا ہی نہیں تھا۔ اور سوچنا شروع کیا کہ رات کو اطابع دینے کا ارادہ ہی کیا تھا نہ معلوم آپ کس طرح آپسے۔

لیکن کسی قسم کی موڑر بس۔ بیل کا انتظام ہے۔ تانگے کی سواری ہوا کرتی تھی وہ بھی رات کو بند ہو جاتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت شیرہ بانی قطب بزرگ دادی رحمۃ اللہ علیہ صبح سورے اپنے مکان پر بیٹھے تھے کہ آپ کا مکان دیکھتے ہی دیکھتے ایک خانقاہ کی شکل اختیار کر گیا۔ اچانک ایک بڑھیا اندھر کرنے کا درد بھرے الفاظ سے بولی ”بابا تم لوگوں سے سلوک کرتے ہو میری بھی ایک آندہ ہے پوری کردو۔ فرمایا کیا چاہتی ہو۔ بڑھیا نے کہا بھی جی کار و فہر دیکھنا چاہتی ہوں۔ آپ نے زندگی سے فرمایا۔ ماں دروڑ پاک کثرت سے پڑھا کر دا اور پڑھتے یہ خیال کیا کہ کہ میں روپہ بی بودیکھ رہی ہوں۔ وہ سر کو خوشی سے ہلا تے ہوئے کھنے لگی۔ میں روپہ کے سامنے ہوں، میں روپہ کے سامنے ہوں۔ میاں صاحب کا پیشہ می پہنکن پڑھ گئے اور فرماتے ہوئے جھٹکھڑتے ہوئے کہ پہلی کسی کا پردہ بھی نہیں رہنے دیتے جب بڑھیا یہ لفاظ بار بار کہتی تھی اس وقت اس نے حضرت محمد کریم علیہ الصلوٰۃ واللَّیلیم کے روضہ انور کی زیارت کے لیے خیل دوہیان سے تمام حجاب اخڈا گئے تھے۔

ایک دفعہ حضرت شیرہ بانی قطب بزرگ دادی رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ حضرت یہ امامہ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شرکیے تھے۔ بوقت حسر

کچھ شور و نعل ہوا۔ پتہ چاکہ کسی کا اٹ کافیت ہو گیا ہے۔ میاں شیر محمد
 صائب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے دیکھو کہمیں سکتے کے عالم میں
 نہ ہو اس کے تلوے ملے، تھیلیوں کی ماش کرو انشاد اللہ بیوی شن تم
 ہو جائے گی۔ لوگوں نے ایسے ہی کیا۔ لڑکا بیوی شنے سے ہوش میں
 آگیا۔ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے گھر والوں کو ہدایت
 کی کہ اے فوراً گھر لے جاؤ! اسے رات یہاں نہ رکھنا۔ لڑکے کو
 فوراً اپنے گھر پہنچا دیا گیا۔ گھر پہنچنے پر لڑکا گفت ہو گیا۔ پھر بعد
 میں لوگوں نے اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت شیر
 ربانی نے فرمایا حقیقت یہ تھی کہ اس وقت حضرت سید امام علی
 شاہؒ کے عرس شریف کا موقع تھا۔ میں نے رب کائنات
 کے حضور ذ عما کی تھی کہ چند گھنٹوں کے لیے دوبارہ اڑکے
 کونڈگی عطا کر دے تاکہ عرس بخوبی گزر جائے۔

میاں ناظور حسین نامی بیان کرتا ہے ایک مرتبہ کچھ غریب و اقارب
 کے ہمراہ مجھے حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری
 کا موقع ملا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ آپ نے مجھے بعث کر دیا اور
 میں ہر ماہ باقاعدہ کی سے دربار عالیہ میں حاضری دیتا رہا۔ ایک مرتبہ
 رام پور کے ایک نواب زادہ نے خدمت میں حاضر ہو کر مدیر زادہ
 روپے کی تھیلی اور ایک شیشی عطر نذرانہ کے طور پر دیش کی۔
 نواب زادہ والوں میں مدد انتخا۔ آپ نے اس کا نام پڑھا تو نواب
 زادے نے نام ”اسد علی“ بتایا۔ آپ نے دو نہیں ایک اس
 کے چہرے پر بھیرے اور فرمایا بیٹا کیا علی کا پڑھا ایسا نہیں۔
 اسد علی پر رفت طاری ہو گئی۔ عرض کیا حضرت پہنڈیا نے قول

فرمایتے۔ میاں صاحب نے فرمایا اس شیشی میں غریبین کا خون ہے اور تھیلی میں جبری وصول کیا ہوا ٹیکس کارو بیر ایسا روپیہ مجھے قبول نہیں ہے۔ میرا رزق میرے اللہ کے ہار موجود ہے آپ میرے رازق نہیں ہیں وہ بے حاب رذف دینا ہے۔

ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت حضرت شیر بانی قطب یزدانی بازار سے گزر رہے ہے تھے۔ ایک تھانیدار بھی بازار میں گشت کر رہا تھا۔ ہر طرف انہیں اندھیرا تھا۔ آپ کو تھانے دار نے دیکھ کر آداہ دی۔ آپ نے تھانیدار کی آداہ سن کر کوئی جواب نہ دیا۔ تھانیدار نے سپاہیوں کو کہا کہ اس شخص کو پکڑ لاؤ۔ سپاہیوں نے جواب میں کہا یہ تو دردش آدمی ہیں۔ تھانیدار غیر مسلم تھا کہنے لگا کہ تم نہیں اس بات کا علم رکھتے اسی قسم کے لوگ ہی ڈاکوؤں اور چوروں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ آپ نے تھانیدار کے یہ الفاظ سن کر بھی خاموشی اختیار کی اور گھر واپس تشریف لے آئے۔ دوسرے دن آپ آغا سکندر شاہ کو ملنے کے لیے پشاور روانہ ہو گئے۔ اسی رات چوروں نے تھانیدار کے گھر کا صفائی کر دیا۔ تھانیدار نے کسی قسم کی تفصیلی کاروانی نہ کی بلکہ آپ جب پشاور سے واپس تشریف لائے تو معافی کی طلبی کے لیے تھانیدار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے تھانیدار کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر وہ تھانیدار جب تک شرق پور میں رہا آپ کی خدمت میں مسلسل حاضری دیتا رہا۔

حافظ غلام لیں حضرت شیر بانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بیان کرتے ہیں کہ میری شادی ہوئی تو اسی لگن میں میں عشار کی نماز سے غافل ہو گیا نماز ادا کر سکا۔ خواب میں آپ کی زیارت ہوئی اور آپ نے غصہ کی حالت میں فرمایا کہ شادی کرتے ہی نماز چھوڑ دی اور آپ نے دل تھپڑ بھی رسید کیے کہ میں چل پائی سے پہچے گر گیا اور رسیدھا مسجد میں جا کر نماز ادا کی اور گھر والوں کو بھی یہ اپنا خواب سنایا۔

ایک مرتبہ علامہ محمد اقبال حضرت شیر بانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کے لیے آئے۔ آپ اس وقت باہر سے تشریف لا رہے تھے۔ علامہ کو دیکھ کر اندر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے آپ کو اندر جا کر علامہ کے آنسے کی اطلاع دی۔ آپ باہر تشریف لانے اور دروازے کی دلیل نہ کھڑے ہو کر فرمایا ”آج محمد علیا کون ہے جس کے پاس اقبال آیا ہے۔ یہ سن کر علامہ کے آنسو بہنے لگے۔ آپ نے نہایت شفقت و محبت سے علامہ کی طرف شرعی امور کے روزہ کی توجہ کی۔ علامہ اقبال جب تک آپ کے پاس بیٹھے آنسوؤں کی لڑیاں پڑتے رہے کہ اتنی عمر بیٹھی مگر آپ کی صحت سے فیضیابی نہ پاسکا۔

وصال مبارک

حضرت شیر بانی قطبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات کی خبر پہلے ہی دے دی تھی اور جہاں آپ کو دفن کیا گیا اس کی بھی پہلے

۔ ہی نشان دہی فرمادی تھی۔ وصال سے پہلے آپ کی جمیعت کافی
ناساز رہی بالآخر دشنبہ ۲۰ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ ۲۰ اگست ۱۹۰۷ء
کی صبح کو آپ نے فرمایا کہ آج میں اس دنیا سے کوچ کر جاؤں گا۔
اسی دن رات کے سارے ہے گیا رہ بجے آپ کی مُروح مبارک قفس
عنصری سے پرواز کر گئی۔ رات کو ہی آپ کو غسل دیا گیا۔ وقت
وصال آپ کی عمر شریف ۶۳ سال کی تھی۔ وصال شریف کی خبر
ملتے ہی پورے شہر میں ہڑتال ہو گئی۔ مسلم اور غیر مسلم سب آپ
کی جدائی میں آنسوؤں کی رطیاں پرورد ہے تھے۔ سپر چار
بجے حضرت صاحبزادہ منظہر قیوم صاحب نے آپ کی نماز جنازہ
پڑھائی اور شام چھ بجے قبرستان ڈاہر ان والہ میں آپ کو دفن
کیا گیا۔ جس جگہ آپ کو دفن کیا گیا آپ نے اس جگہ کو پہلے
ہی اپنے لیے منتخب فرمایا تھا۔ اس وقت سے آج تک
آپ کا مزار انور مر جمع خلائق بنा ہوا ہے اور قیامت تک
بنارہے گا۔

ملفوظات شیر بانی

حضرت شیر بانی قطبِ یزد ای رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات
تو شمار سے باہر میں مگر رسالہ کی طوالیت کو مد نظر رکھتے ہوئے چند
ایک زیر قلم لا یا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:-

۱۔ حشر کے دن نیک اور بد دنوں پر نشان ہوں گے بنیک
اس لیے کہ وہ کہے گا افسوس اس نے اور نیکیاں کیوں نہ کر لیں
اور بد اس لیے کہ اس نے تو بہ کیوں نہ کر لی۔

۱۔ نام کی مسلمانی کسی کام بھی نہیں آئے گی۔ مسلمان کے گھر پیدا ہو جانا کوئی ذریعہ نجات نہیں۔ مخصوص کلمہ شریف پڑھ لینا ہی کافی نہیں۔

۲۔ نجات کے لیے ضروری ہے کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کے بعد حکم الہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے عمل پیرا ہو۔ پھر نیکی کے آثار از خود اس کے وجود سے ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔

۳۔ نیک آدمی کے ساتھ اس طرح محبت کرو جس طرح بیش خوار بچہ اپنی ماں کے پستان سے محبت کرتا ہے۔

۴۔ جب کسی کو کوئی کام خلاف حکم رب انبیاء و شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے دیکھو تو اس طرح جھپٹو جس طرح چیتا اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

۵۔ زمین کے جس ٹکڑے پر عبادت کی جاتی ہے وہ ٹکڑا قیامت کے دن عبادت کرنے والے کے لیے سفارش کرے گا۔

۶۔ اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی وقت رکھتی تو کافر دل کو ہرگز نہ دی جاتی۔

۷۔ سودخواری سب سے بڑی لعنت ہے اس سے بچئے۔

۸۔ مردے کو دیکھ کر اپنی موت یاد کرو۔

۹۔ جو اپنے کاموں میں خدا و رسول کو بصلادبیتا ہے وہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا رہے۔

۱۰۔ قرآن اور سنت پر عمل کرو۔

- ۱۲۔ اللہ کریم اور اس کے رسول کریم سے محبت پیدا کرو۔
- ۱۳۔ اپنے فیصلے شریعت کے مطابق خود کر لیا کرو۔ پھر وہیں میں جا کر فلیل و خوار نہ ہو اکرو۔
- ۱۴۔ ہرستی میں تبلیغ دین کی جماعت تیار کر کے براٹی کرو کو۔
- ۱۵۔ حلال روذہی کھاؤ۔ رشوت ستانی اور دوسروں کا حق کھانے سے باز رہ ہو۔
- ۱۶۔ حقہ نوشی چھوڑ دو۔ جس جگہ حقہ پیا جاتا ہے اس جگہ رحمت کے فرشتوں کا نزد دل نہیں ہوتا۔
- ۱۷۔ اگر اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا کے نور کو ظاہر کرنے مقصود ہوتا تو اپنا آپ ہرگز ظاہر فرماتا۔
- ۱۸۔ قرآن مجید انسان کی جسمانی اور رہنمائی بیماریوں کا کافی اور شافی علاج ہے۔

شجرہ منظومہ

بخشش دے یارب تجھے اپنی سخا کا واسطہ
رحم فرمائشافع روذہ جز اکا واسطہ
صدق دے یارب مجھے صدقہ تو اکبرتے
حضرت قاسم کا صدقہ میری بگڑی کو بینا
رکھنے مجھے باغافیت ہر جناب بایزید
بوعلی کا واسطہ کر دے مری مشکل کو حل
بہر یوسف قید غم سے دہر میں آزاد کر
حضرت عمار کے صدقے میں مجھے عرفان کے
واسطہ خواجہ علی کا فقر دریشانہ دے
واسطہ باہماںی کا دل دیوانہ دے

فخر خالق کیلئے عقبی لیں مجھ کو شاد کر
حضرت محمود کا صدقہ مجھے ایمان دے
واسطہ باہماںی کا فخر دریشانہ دے

حرص دنیا کو مرے بخانہ دل نکال
 کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤ الدین کا
 حضرت احرار کے صدقہ میں دل کا میں
 حضرت درویش کے صدقہ میں در فقر و غنا
 حضرت باقی کا صدقہ رئے بقا بعد الفنا
 صرف اپنا ہی مجھے محاج رکواے کبریا
 کر مجھے ایمان اور توحید کی دو عطا
 تاکہ میرے گلشنِ امید میں آئے بھار
 بس رہیں جس میں اب تک بوئے پئے رسول
 وقت آخر نزع کی تکلیف سکھ جو کو بچا
 واسطہ خواجہ نزدیکی کا اپنی الفت کر عطا
 بہراحمد قبر میں ہو فور احمد کی ضیائی
 دے میرے پھپن دل کو دہن دنیا میں چٹی
 ہاتھ میں ہو میسے دامن بنی بہرام
 سرخ روکھ دہما میں مجوہ کو اے بیٹے
 دے مجھے حلم و حیار زق و شفا صہد و غنا
 جو ہلکش تیری محبوبی کے گن کا تامہ پا
 شرق پوراب جس کے باائز کا کاشاہ ہے
 حضرت شیر محمد صاحب جو دو سخا
 نائب شمس الصبحی بدرا الدجی صدر العلی
 حشر میں ہم عاصیوں کو نظرِ رحمت میں چھپا

اے خدا بہر جناب ثیر حق میر کلال
 دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤ الدین کا
 دے مرے دل کو سکون یعقوب چرخی طفیل
 حضرت نہ اہد کے صدقے میں مجھے زاہد بنا
 خواجہ امکنگی کا صدقہ داع غصیاب کو مٹا
 شیخ احمد کیلئے غیروں کی منت بے بجا
 واسطہ عبد الاحد کا مالک ارض و سما
 کھول دے دل کی کلی بہر عیید نامدار
 حضرت موصوم کا صدقہ دکھا کئے رسول
 اے خدا بہر جناب خواجہ حنفی پارسا
 بخش دے شیخ محمد کے لیے میری خطا
 واسطہ خواجہ زماں کا دے مجھے ذوق فنا
 اے خدا بہر جناب خواجہ حاجیہ حسین
 حشر میں جب ہوتے دربار میں میر اقسام
 بہر حضرت میر صادق صاحب صدق صفا
 واسطہ یارب مجھے خواجہ امیر الدین کا
 واسطہ دیتا ہوں یارب میں تجھے اس نہ کا
 عشق میں جس کے دل حضرت زدہ دیوانہ
 اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا
 قطب دوران شیخ عالم ہادی راصفا
 اے خدا صدقہ میاں صاحبِ نام پاک کا

بہر حضرت نافی لاثانی جناب قبلہ گاہ ۔ ہم یہ کاروں کو اپنی رحمتوں میں بناہ
ثانی اشینیں کے صدقے میں اے رب جلیل ۔ اس جہاں کی زندگی ہوتا بع منست خلیل
اے خدا صدقے میں ان ناموں کے ل کوشاد کر
کفر کو بر باد کر اسلام کو آباد کر

طريقہ ختم خواجہ گان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- | | | | |
|--------------------------------|-----------|------------------------------|-----------|
| ۱- سورۃ فاتحہ | سات مرتبہ | ۸- یَا كَافِي الْمُهَمَّاتِ | ۱۰۰ مرتبہ |
| ۲- درود شریف | ۱۰۰ مرتبہ | ۹- یَا دَافِعَ الْبَلَائِاتِ | ۱۰۰ مرتبہ |
| ۳- سورۃ الم نشرح | ۹۰ مرتبہ | ۱۰- یَا دَافِعَ الدَّرَجَاتِ | ۱۰۰ مرتبہ |
| ۴- سورۃ اخلاص | ۱۰۰ مرتبہ | ۱۱- یَا شَافِي الْأَمْرَاضِ | ۱۰۰ مرتبہ |
| ۵- سورۃ فاتحہ | سات مرتبہ | ۱۲- یَا هَبِيبُ الْوُسَابِ | ۱۰۰ مرتبہ |
| ۶- درود شریف | ۱۰۰ مرتبہ | ۱۳- یَا حَلَّلَ الشَّكَّاوتِ | ۱۰۰ مرتبہ |
| ۷- یَا قَاضِي الْحَاجَاتِ | ۱۰۰ مرتبہ | ۱۴- یَا مَجِيبَ الدَّعْوَاتِ | ۱۰۰ مرتبہ |
| ۱۵- یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ | ۰۰ مرتبہ | | |

یہ ختم شریف جناب ماسٹر محمد سین طارق صاحب نائب صدر رہم شیر ربانی
فاروق آباد ضلع شخون پورہ سے فلمی حاصل ہوا ۔ اور صوفی صاحب نے فرمایا
کہ یہی ختم پاک فخر المشائخ صاحبزادہ الحاج حضرت میاں جمیل احمد صاحب
مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شریف پور شریف کے نیپر اہتمام پڑھا
جاتا ہے اور اپنے متولیین کو پڑھنے کی طبقی فرماتے ہیں ۔

سوزِ دل

شان و شوکت نے یہ کس دُولت کی آتی ہے برات
 شھر غیراتے ہیں فرشتے کاپتی ہے کائنات
 ہر زبردست اس کی سطوت کے مقابل زیر ہے
 یہ کوئی شایدِ محمد کا بہادر شیر ہے
 آج اٹھی ہے یہ کس عاشق کی میت دھوم سے
 وصل ہے کس کا خداۓ قادر و قیوم سے
 کس جنید وقت کی میت حسل آتی ہے یہ
 قدیموں کو عصمت و عفت میں شرماتی ہے یہ
 لوگ کہتے ہیں ہوا شیرِ محمد کا وصال
 اٹھ گئے گویا ابوذر ہو گئے رخصتِ بلاں
 پیشکھیں بھرنہ دکھائے گی دنیا دیکھ لو
 مصطفیٰؐ کے عاشقوں کی شکل زیبادیکھ لو
 ملتِ مرحومؐ کے ماتم میں اب روئے گا کون
 دامنوں سے داغ ہائے معصیت دھوئے گا کون
 ائے زمینِ شر قپور شیرِ الہی کی کمحٹار
 دفن ہوتا ہے تیری مٹی میں شیر کر دگار
 ہے دعائیز کی برے دتجھ پر بدالی نوری
 ہو ہمیشہ تجھ پر نورِ افشاں تسبیلی طور کی

سلام

شیر رہبائی ہیں پسیر شر قبور
 پسیر لاثانی غلام اللہ میاں
 حضرت نور حن شاہ نور حق
 حضرت سید محمد اسماعیل
 اے محمد علی شاہ - عثمان شاہ
 صاحبزادہ غلام احمد میاں
 صاحبزادہ جمیل میاں
 رحمت حق ہیں - میاں رحمت علی
 صاحبزادہ خلیل احمد میاں
 بھوم کہ ہمدم پڑھو بول شوقے
 مصطفیٰ کی فردی صورت کو سلام



چند عروض

ہدایتہ سبک

خدمت مجاہدِ حلت شیعہ الاسلام
حضرۃ مولانا
حسین احمدزادہ میہاں جمیل احمد رضا
نقشبندی مجیدی
شرپوری

یہ چند حدوفے مختلف کتب اور چند دوستوں کی وساطتے سے
 حاصل کیے اور درج کرنے کا مقصد یہ ہے، کہ ظاہر ہے کہ مجاہدین
 شیعہ الاسلام اکثر طور پر حضرت مجدد الف ثانی قطبہ ربانی قدس
 سرہ انوار ان کے یاد نہاتے ہیں بلکہ پاکستان کے کوئی کوئی
 میں آپ کے یاد میں جلوے کر داتے ہیں جو کسی اور نے اس طرح
 یہ کام سر انجام نہیں دیا۔ اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ چند حدوفے
 ہر یہ تبریک سے اس کتاب سے میں سعادت کے حصول کے لیے
 درج کر دوں۔



مجاہد ملت شیخ الاسلام حاجی کفر و بدعت حامی دین اسلام پر طریقت رہبریت
حضرت مولانا صاحبزادہ میان جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری شرقيبور
صلع شیخوپورہ میں ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام نامی اسم گرامی
میان علام اللہ تھا اور والد حضور کا نام نامی اسم گرامی میان عزیز الدین
تھا۔

مجاہد ملت شیخ الاسلام حضرت مولانا صاحبزادہ میان جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
مجددی وامت بیکاتھم العالیہ کے والد ماجد حضرت مولانا میان علام اشتر حمۃ اللہ عابقیطہ
ربائی شیرینہ دانی نارف کامل میان شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے جھسوٹے سہائی اور فیض یافتہ تھے۔
حضرت میان علام اشتر حمۃ اللہ علیہ حضرت میان شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے
نیضان نظر سے فوکری ترک کر کے راہ سلوک اختیار کی۔ اور آپ کے وصال کے

بعد نیابت اختیار کی۔ تبلیغ دین کی عنادت کو دو بالا کرنا اپنامش بنایا۔ مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی ابتدائی تعلیم اسی روحانی خانوادہ میں ہوئی۔ شرق پورہی سے درباری علماء کرام سے درس فظاہی حاصل کیا۔ اور شر قبور سے ہی میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔ فاضل فارسی کرنے کے بعد پھر اسلامیہ کالج لاہور سے الیف اے تک کالج کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت میاں غلام اللہ برادر حقیقی حضرت شیر ربانی قطب بیرونی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد دربار شریف کے خلفاء نے دونوں بھائیوں حضرت مولانا صاحبزادہ میاں غلام محمد صاحب اور محبابہ ملت شیخ الاسلام میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو سجادہ نشین اور خلیفہ تسلیم کیا۔

حضرت مجاہد ملت شیخ الاسلام حاجی کفر و بدعت حامی دین اسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اس سلسلہ میں انتہاک محنت سے کام لے کر علک سعیر کا دورہ کیا اور دین اسلام کی تبلیغ کر کے بٹکے ہوئے وگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ اور عقیدت مندوں کو روحانی سلسلہ سے مربوط کیا۔ علماء کرام اور مشائخ عظام سے رابطہ پیدا کر کے نقشبندی سلوک عام کرنے میں رات دن کوشش کی۔

مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ لاہور میں ۱۹۵۷ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک مقبول عام پریس میں قیام فرماتے تھے۔ اسی

جگہ پر ہر جمیعت کو مجلس ذکر و مراقبہ ہوتی۔ سال ۱۹۷۳ء میں بیرون لوہاری منڈی ایک مکان میں ٹھر تے جہاں علماء و فضلاء اور شائخ کا جگہ رہتا۔ طلباء اور عقیدت مندوباری تعداد میں آتے۔

مجاہد ملت شیخ الاسلام کئی سال تک مسلسل ایک رسالہ جس کا نام نورِ اسلام تھا نکالتے رہے۔ اور اسی رسالہ میں "امام اعظم" نمبر بھی بھاری صفات کے ساتھ نکالا جو علمی حلقوں میں بہت مقبول ہوا۔ اولیاً نقشبندی نمبر کو دو خیم جلد وں میں شائع کیا جو علمی حلقوں میں بہت مقبول ہوا۔

حضرت مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ملک محمد والف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ پر بہت سی کتب چھپوا کر ملک بھر میں تقسیم کیں۔

حضرت مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے پاکستان کے شہروں میں دینی اجتماعات کر کر تقاریر اور مناعظ کا انتظام کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ شاعت اسلام میں بھر پور حصہ لیتے ہیں۔ اب شرق پور شریف میں دارالعلوم بھی آپ کی وزیر نگرانی چل رہا ہے۔

حضرت مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ۱۹۷۷ء میں قصور سے جمیعت العلماء پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی

کا انتخاب لفڑا اور بے پناہ دوست میں مصلحت کی۔
حضرت شیخ الاسلام مجاهد ملت نے انجمن حزب الرسول
کے نام سے ایک غیر سیاسی جماعت قائم کی جس نے فتنہ شورش
کی سرکوبی کے لیے خدمت سرانجام دیں۔

حضرت شیخ الاسلام نے ۹ جنوری ۱۹۴۶ء کو ایک بیانی
یودھی کی ناپاک کتاب جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قومیں کی
گئی تھی، کے خلاف ایک بہت بڑے جلوس کی قیادت کی جس کے
نتیجے میں آپ گرفتار بھی ہوئے اور آپ کے علاوہ علامہ سید محمود محمد
رضوی اور مولانا اکرام حسین مجددی بھی گرفتار ہوتے۔

مجاهد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی گوناگون
صفات کے پیش نظر علماء۔ خطباء۔ صحافی۔ امراء اور فقراء سب
میں مقبولیت حاصل ہے۔



صلی اللہ علیہ وسّلہ مَرْسَلُ امِّ الْبَلِیلِ

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
 گل بارش رسالت پہ لاکھوں سلام
 نوبہما شفاعت پہ لاکھوں سلام
 نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام
 اُس ستر نارج رفتہ پہ لاکھوں سلام
 کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
 اُس رگ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
 اُن حبیبین سعادت پہ لاکھوں سلام
 اُن بھنوول کی لطیا پہ لاکھوں سلام
 اُس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
 اُن پچیزی کی رفتہ پہ لاکھوں سلام
 اُن چمک والی نیگت پہ لاکھوں سلام
 اُن بیوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
 چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
 اُس ذہن کی طرادت پہ لاکھوں سلام
 اُس زلاب حladت پہ لاکھوں سلام
 اُس کی ناقد حکومت پہ لاکھوں سلام

مُصطفیٰ جانِ حجت پہ لاکھوں سلام
 مهر پر خوبیت پہ روشن درود
 شهریارِ ارم تاجدارِ حرم
 شبِ اسری کے دلہما پہ داعم درود
 جس کے آگے سر برداران خم رہیں
 درود زدیک کے سننے والے وہ کان
 چشمہ مہر میں موج نورِ جلال
 جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
 جن کے سحدے کو محراب کعبہ جھکی
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
 پنجی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
 جس سے تاریک دل جنمگانے لگے
 پتلی بیلی گل قدم کی پتیاں
 وہ دہن جس کی ہربات و حی خدا
 جس کے پانی سے شاداب جان و جنبا
 جس سے کھاری کنونگیں شیرہ جان بنے
 وہ زبان جس کو سب کوں کی پنجی کہیں

اُس کی دلکش بلاعنت پہ لاکھوں سلام
اُس کی خطبے کی بیعت پہ لاکھوں سلام
اُس سیمہ اجابت پہ لاکھوں سلام
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
اُس بسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
مومن بھر سماحت پہ لاکھوں سلام
ایسے بازوکی قوت پہ لاکھوں سلام
ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام
اُس کفیر پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام
اُس دل افزوس ساعت پہ لاکھوں سلام
اُس جهانگیر بخشت پہ لاکھوں سلام
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
راکبِ دوش غربت پہ لاکھوں سلام
پیکسِ دستِ غربت پہ لاکھوں سلام
جلوہِ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
تا ابدِ اہل سنت پہ لاکھوں سلام
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
بھیجیں سب اُن کی نعمت پہ لاکھوں سلام
کہیں ہالِ رضا
لاکھوں سلام

اُس کی بیماری فصاحت پر بیحد درود
اُس کی باتریں کی لذت پر لاکھوں درود
وہ دعا جس کا جو بن بہارِ قبول
جن کے چھے سے پچھے جڑیں نزد کے
جس کی تکیں سے روئے ہوئے ہیں پیش
ما تھے جس سمت اٹھا ختنی کر دیا
جس کو بارہ دو شالم کی پروانہیں
کعبہ میں داریان کے دونوں ستون
کھانی قرآن نے خاکب گزد کی قسم
جس سہانی حضرتی چپکا طیبہ کا چاند
جس کے گھیرے ہیں ہیں انہیار و مک
سیدہ زہرا طیبہ طاہرہ
وہ حسن مجتبی سید الائخانی
اُس شہید بلا شاہ لکھوں قب
خوش اخترم اما السقایۃ والفقیر
بیہ مختار و ختاب و حساب و کتاب
ایک میرا ہی رحمت پر دعویٰ نہیں
کاش مختریں جب اُن کی آمد ہوا در



Marfat.com

ضیاء القرآن پہلی ہی عشرت کے تفاسیر کی کتابیں

تفہیم الرعوف
جیم الامت مفتی احمد بخاری

تفہیم حزیران
سید محمد نعیم الدین رازی

تفہیم نظرہ سری جلد ۱
عادت بالله حضرت فاضل شاہ اللہ
باقی تھی رحمۃ اللہ علیہ

تفہیم الحنفات جلد ۱
ابوالحنفی مخدوم قادری

ضیاء القرآن جلد ۲
مفہیم الامت حضرت پیر
محمد کرم شاہ الازہری

تفہیم ذری منصور
علاء جلال الدین سیوطی

تفہیم ابن کثیر جلد ۳
علام ابو الفداء عادل الدین بن کثیر

تفہیم صوفیہ الشام
پروفیسر نبیل الرحمن

یاتھا الذی رأیمنوا
فتی سعادت علی قادری

تفہیم حکام القرآن
مولانا جلال الدین قادری